جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام



احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام

فضائلِ درود وسلام

مولانا محمد سعید شبلی قادری حامدی مدظلہ

مرکزی مجلس رضا © لاہور

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط



اَحْسَنُ الكلام

فِی

فضائل الصّلوٰۃ والسّلام

فضائلِ درود وسلام

حضرتِ مولانا محمد سعید شبلی
نقشبندی قادری رضوی فیروزپوری

مرکزی مجلسِ رضا ۔ لاہور

سلسلۂ مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا، لاہور ۱۲

کتاب ——— احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام

مؤلف ——— مولانا محمد سعید شبلی فیروزپوری

ناشر ——— مرکزی مجلسِ رضا، لاہور

صفحات ——— ۱۰۴ سائز ۳۶ x ۲۳ / ۱۶

مطبع ——— محمود ربانی پرنٹرز لاہور

تعداد ———

بار سوم تا چہار دہم ——— ۲۸ ہزار

بار پانزدہم ——— ۲ ہزار (جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ فروری ۱۹۸۴ء)

بار شانزدہم ——— شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ مئی ۱۹۸۵ء

تعداد ——— چار ہزار

بار ——— دو ہزار جولائی ۱۹۸۶ء

پروف ریڈنگ ——— حافظ محمد عبدالستار نظامی، جامعہ نظامیہ

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق معاونین مجلسِ رضا

نوٹ: بیرونجات کے حضرات ایک روپیہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

ملنے کا پتا: مرکزی مجلسِ رضا، نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

دستی ٹکٹ نمبر ۲۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ کاملۃ
والسلام تاماً کما یحب و یرضٰی ربنا علٰی
سیدنا و مولانا **محمد** رحمۃ للعالمین
وخاتم النبیین و علٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین
فی کل مقام وحین

اما بعد

قال اللہ تعالٰی فی کلامہ الازلی القدیم :

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۲۲/۴)

(ترجمہ) "بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں، اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم بھی اس پر درود پڑھتے رہا کرو اور سلام، جیسے کہ سلام کہنے کا حق ہے عرض کرتے رہا کرو۔"

یہ آیہ کریمہ جس میں درود و سلام کا حکم دیا گیا ہے بمقام مدینہ منورہ ماہِ شعبان ۲ھ میں نازل ہوئی اسی لئے حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت

بیان فرماتے ہیں۔

حضرتِ امام حسن رضی اللہ عنہ شبِ براءت میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔ (س ۱۶۹)

اسی مناسبت سے ماہِ شعبان ۱۳۷۶ھ میں مختصر سا مقالہ بنام **احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام** تالیف کیا گیا تھا، دوبارہ ماہِ رجب ۱۳۸۸ھ میں بعد نظرِ ثانی بہ اضافاتِ ضروریہ مرتب کیا گیا اور شعبان ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا گیا تھا..... تیسری بار شوال ۱۳۹۵ھ میں احبابِ کرام کی خاص توجہ سے باضافہ مزیدہ با ترجمہ شائع کیا گیا اور اب چوتھی بار اسے نہایت احسن طریقہ سے نئی کتابت سے مزین کر کے ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ میں شائع کیا جاتا ہے، السعی منا والاتمام من اللہ تعالیٰ۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ اور تین فصول پر مشتمل ہے۔

مقدمہ

اللہ کریم نے آیتِ مذکورہ میں اپنے حبیب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومنزلت کا اظہار اپنے بندوں پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیادہ تعظیم وتکریم، فضل وشرف، قربِ خاص، رفعِ ذکر، اعلائے منزلت، عزت وحرمت، بارانِ عنایاتِ خاصہ اور صفت وثنا کرتا رہتا ہے اور تمام آسمانوں اور ملأ اعلیٰ کے سب کے سب فرشتے بھی اللہ تبارک وتعالےٰ کے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمیشہ تعظیم وتکریم کرتے ہوئے صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالےٰ نے عالمِ سفلی یعنی زمین میں بسنے والوں سب کو

عموماً اور مومنوں کو خصوصاً حکم دیا کہ تم بھی اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لئے صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہا کرو تاکہ تمام مخلوقِ الٰہی علوی و سفلی رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثنا میں ہر وقت، ہر حال، ہر مقام پر مصروف رہے اور دونوں جہاں کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتی رہے۔

آیتِ مذکورہ میں یصلون فعلِ مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی و استمرار کی دلیل ہے اور اس امر کے اظہار کے لئے ہے کہ اللہ کریم اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ لگاتار درود و سلام پڑھتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ ہمیشہ کرتے رہنے کا حکم دیا ہے۔

حضرتِ آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم کے لئے اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، وہ سجدہ صرف اسی ایک وقت کے لئے تھا، ہمیشہ سجدہ کرتے رہنے کا حکم نہ تھا۔

اللہ تبارک و تعالےٰ کی عظمتِ شان اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ آدم علیہ السلام کی اس تعظیم و تکریم میں شامل ہوتے لیکن حضرتِ نبیِ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لئے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا حکم دیتے وقت تمام شکوک و شبہات کو رفع فرماتے ہوئے تاکیدی یقین دلا کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجتے رہا کرو اور سلام بھیجتے رہا کرو جیسے کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

بالفاظِ دیگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا کہ میں باوجود اپنے جلال و عظمت

اور علوِ شان نیز غنی عن العالمین ہونے کے اپنے حبیبِ مکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہوں اور فرشتے بھی اللہ کریم کے مقرب ہونے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود اللہ تعالٰے کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

اے مومنو! تم پر تو میرے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا بہت ہی زیادہ حق ہے۔ غور تو کرو کہ انہیں کے وسیلے سے تمہیں اللہ تعالٰے ملا، قرآنِ مجید ملا، ایمان اور اسلام ملا لہٰذا اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کرو۔

نیز تم ان کی شفاعت کے زیادہ محتاج ہو، صلوٰۃ وسلام کا عرض کرنا حصولِ شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی برکات سے دنیا وآخرت کے فوائد حاصل کر رہے ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تعظیم وتکریم صرف کسی ایک وقت کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر حال میں ہمیشہ ہمیشہ لگاتار کرتے رہو۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوٰۃ وسلام سے مستغنی ہیں یہ تو اللہ تعالٰے نے مومنوں کی بھلائی کے لئے تاکید در تاکید حکم دیا ہے تاکہ اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہونے پر روحانی ترقی نصیب ہو سکے۔

کونسا درود شریف پڑھا جائے

صلوٰۃ وسلام کا کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں ہے، ہر وہ درود شریف جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالٰے

کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

اگر ایسا درود شریف پڑھا جائے کہ جس میں صرف صلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم صَلُّوْا عَلَیْہِ کی تعمیل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل نہ ہوگا، اسی لئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی شرح اور اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں تحریر فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الآیہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اے ایمان والو! اس (نبی) پر درود بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ ؟

"بلاشک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں"

(مسلم مع نووی ج۱، ص۱۷۵)

تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف درودِ ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی، کیونکہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں، آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درودِ ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا :

وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ (اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے)

(مسلم بحاشیہ نووی ، ج ۱ ، ص ۱۷۵)

تیسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی کے بعد فرمایا :

ثُمَّ تُسَلِّمُوا عَلَيَّ (ج ، ص ۱۵) (پھر تم مجھ پر سلام کہو)

چوتھی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کے آخر میں سکھایا :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ (ص ۶۹)

(اے نبی ! آپ پر سلام ہو ، اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکات ہوں)

ان مذکورہ چار حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ درود شریف کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق خطاب اور نداء اَیُّهَا سے آپ کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور سَلِّمُوْا کے ساتھ تَسْلِيْمًا کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کی حق ادائی نداء اور خطاب کی صورت میں ہی پوری ہو سکتی ہے ۔ دراصل درود ابراہیمی نماز ہی میں پڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے عرض کیا تھا :

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا

" یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیک وسلم) جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر اپنی نماز میں درود شریف کس طرح پڑھیں ؟ " (مسند امام احمد ، ج ۴ ، ص ۱۱۹)

(ابن حبان ، مستدرک حاکم ، ابن خزیمہ ، دار قطنی ، بیہقی)

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب درود شریف پڑھنا ہو تو درودِ ابراہیمی ہی پڑھا کرو اور درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے وہ اس صحیح حدیث پر غور کریں اور آئندہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کریں، عام طور پر اس خیال کے لوگ محدث شوکانی کا فیصلہ تسلیم کیا کرتے ہیں، لیجئے وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

فیفید ذٰلک ان ھٰذہ الالفاظ المرویۃ مختصۃ بالصلوٰۃ واما خارج الصلوٰۃ فیحصل الامتثال بما یفید قولہ سبحٰنہ وتعالٰی ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون الاٰیۃ فاذا قال القائل اللّٰھم صل وسلم علٰی محمّد فقد امتثل الامر القراٰنی۔ (تحفۃ الذاکرین ص۱۱۱)

" اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز سے ہی خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالٰے کے ارشاد انّ اللّٰہ وملٰئکتہ الآیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی، پس جب کہنے والے نے کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اے اللہ! درود و سلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے قرآنِ مجید کے حکم پر عمل کر لیا۔"

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہوا کہ نماز میں درودِ ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھنا ہو اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم

انّ اللّٰہ وملٰئکتہ یصلّون علی النبیّ یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (۲۲/۴)

"بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اسے ایمان والو تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام بھی بھیجتے رہا کرو جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے۔"

کی تعمیل پوری پوری ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر نماز سے باہر درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر پڑھنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہٗ

"اسے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکات ہوں"

امامِ شعرانیؒ نے طبقات میں لکھا ہے کہ عارف باللہ سید ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ دن میں ایک ہزار بار اور رات کو ایک ہزار بار اس طرح درود شریف پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔

"اے اللہ! ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج۔"

اور ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بربنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھے درست ہے۔

بہتر ہے کہ صلوٰۃِ نامہ (یعنی پورا کامل درود شریف) سب سے پہلے

پڑھ کر درود شریف کا وظیفہ شروع کیا کر، خواہ ایک بار ہی پڑھ لیا کر اسی طرح آخر پر پھر ایک بار صلوٰۃ تامہ پڑھا کر،

صلوٰۃ تامّہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ (اَللّٰھُمَّ) بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اور بیان کیا کہ میں نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا شیخ ابوسعید صفروی مجھ پر صلوٰۃِ تامہ پڑھتا ہے اور کثرت کیا کرتا ہے اس کو کہہ دے کہ جب درود شریف ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد بھی کیا کرے (صث ص۹)

حدیث شریف میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی کہو (س ص۵۷)

نیز حدیث میں ارشاد ہے کہ جب انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام پڑھو تو ان کے ساتھ مجھ پر درود و سلام پڑھو (س ص۵۷)

ان تمام روایات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے بہتر ہے کہ صلوٰۃِ تامہ کے بعد سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَ سَلَامٌ عَلٰی

الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پڑھ لیا جائے (فیض ط ۱۲۶)

احادیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود وسلام کے صیغے مروی ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں چالیس درود شریف کے صیغے لکھے ہیں (س ص ۲۲۹ تا ص ۲۳۵)

واضح ہوا کہ درود وسلام کے صیغے مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی ہیں صرف درودِ ابراہیمی کے الفاظ پر انحصار نہیں ہے۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیائے کاملین، اغواث، اقطاب، ابدال، اوتاد، نجبا، وغیرہم رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے مختلف درود وسلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں، وہ سب شریعتِ حقہ قرآنِ مجید، حدیثِ پاک کے عین مطابق اور ارشادِ الٰہی کی تعمیل کے لیئے کافی ہیں۔

ان بزرگانِ دین سے منسوب درود وسلام یا تو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحبِ کمال بزرگوں نے ذوق وشوق قلبی سے درود وسلام کے کلمات تالیف کئے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بوقت زیارت پیش کیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکمال مسرت پسند فرمالیئے۔

مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ، حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا، امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے درود شریف الگ الگ ہیں۔

امامِ حسن بصری، امامِ شافعی، غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد رفاعی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، تاج

العارفین ابوالحسن، امامِ غزالی، امام رازی، سید مرتضیٰ حسین زبیدی، عارف تیجانی، سید میر غنی، سید احمد بدوی، امام محی الدین نووی، سید عبد الغنی نابلسی، سید احمد بن ادریس، سید ابراہیم دسوقی وغیرہم رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے درود و سلام بالفاظ جداگانہ مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ (س، فض)

شیخ عارف محمد حقی نے خزینۃ الاسرار میں مختلف انواع کے چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود و سلام کے صیغوں کی تعداد لکھی ہے۔

(فض ص۲۲)

محدثین اور علمائے کرام نے اپنی اپنی کتابوں اور تالیفات میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کا صیغہ استعمال کیا ہے، اس کے پڑھنے اور لکھنے سے بھی صلوٰۃ و سلام کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

جعفر بن عبد اللہ رحمہما اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ میں نے محدث ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا، ایسی حالت میں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا یہ مرتبہ تم کو کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں، جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو میں نے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور پڑھا۔ (س ص۱۲۸)

درود و سلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چل پھر کر با وضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں[۵] لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو

---

[۵] یعنی اجازت ہے۔ مگر افضل نہیں۔

آپ کی صورتِ پاک کو حاضر کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں، نہایت تعظیم اور ہیبت وجلالتِ شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں، جب تو ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

وَاللّٰہُ جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَہٗ

"اور جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔"

نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے، اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارکہ کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ، خواہ تکلف سے استحضار کرے، عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے، آنکھوں سے تُو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھے گا اور حضور سے عرض معروض کرے گا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیری عرض سُنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن

میں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا، انشاء اللہ تعالےٰ ان سے مل بھی جائے گا۔ (جواہر ج ۴، ص ۲۳۶ و ۲۳۸)

اور ایسا نہ کرنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو یہ اصلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہو گا کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ (جواہر، جلد ۴، ص ۲۳۶)

تنبیہ

اختصار کے پیشِ نظر جن کتابوں سے یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے، ان کے نام بحوالہ صفحہ درج کر دیئے گئے ہیں یا ان کے اسماء کا اشارہ ان کے نام کے سامنے تحریر کر دیا ہے تاکہ تحقیق و تجسس کے متلاشی بسہولت اطمینان سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
۱	جلاء الافہام	منیریہ مصر	ج
۲	سعادۃ الدارین	بیروت	س
۳	افضل الصلوات	بیروت	فض
۴	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
۵	حرز المنیع	مصر	حرز
۶	مسلم شریف	"	م
۷	منتخب کنز العمال	"	کنز

۸	جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم	مصر	جواہر

فصلِ اوّل

فضائل وثمرات صلوٰۃ وسلام

درود وسلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ برادرانِ دین ذوق وشوق سے بکثرت صلوٰۃ وسلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضورِ قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

۱۔ درود وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے (قرآنِ مجید)

۲۔ درود وسلام پڑھنے میں اللہ تعالےٰ کی موافقت ہوتی ہے۔ (")

۳۔ درود وسلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (")

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۵۔ جو ایک بار درود شریف پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م ۔ج ص۲۰)

۶۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۷۔ جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالےٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے (ص ث ۱۸)

۸۔ درود و سلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز ا صـ۳۵۲)

۹۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج صـ۲۹)

۱۰۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج صـ۲۹)

۱۱۔ اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ج صـ۲۹)

۱۲۔ اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول صـ۱۵۷، ج صـ۲۹)

۱۳۔ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوگا۔ (طبرانی صـ۵۹)

۱۵۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی س صـ۶۰)

۱۶۔ جو درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س صـ۶۱)

۱۷۔ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول صـ۳۵۳، س صـ۱۸۸)

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنز اول صـ۳۴۹)

۱۹۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنا بندے کو قرب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول صـ۱۵۷)

۲۰۔ بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود و سلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول صـ۳۵۳)

۲۱- تنگدست کے لئے درود وسلام صدقے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔
(جواہر ۴ ص۱۵۵)

۲۲- درود وسلام پڑھنے والا پاک ہوجاتا ہے۔ (س ص۵۸)

۲۳- صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (صت ص۳٦)

۲۴- بکثرت درود وسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س ص۸۴)

۲۵- درود وسلام پڑھنے والے پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔ (صت ص۳٦)

۲٦- درود وسلام سے مجلس مزین ہوجاتی ہے۔ (س ص٦۷)

۲۷- محتاجی دور ہوجاتی ہے۔ (س ص۷۴)

۲۸- بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہوجاتی ہے۔ (س ص۷۴)

۲۹- جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر ۴، ص۱٦۲)

۳۰- جنت کو سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ (صت ص۳٦)

۳۱- درود وسلام پلصراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ (س ص٦۸)

۳۲- اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔ (صت ص۳٦)

۳۳- درود خواں کے دل میں رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۴- درود وسلام پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہوجاتا

ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۵۔ درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۶۔ درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صت ص۱۸)

۳۷۔ صلوٰۃ و سلام بلصراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بنجاتا ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صت ص۳۸)

۳۹۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالےٰ کی نعمتِ عظمےٰ ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔ (صت ص۳۹)

۴۰۔ جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صت ص۳۹)

۴۱۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س ص۸) (لوافح)

۴۲۔ اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صت ص۱۰)

۴۳۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ (فض ص۱۴)

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوگا۔ (فض ص۲۰)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س ص۶۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (۱ س ص۶۲)

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۸۔ حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۹۔ پلصراط پر سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (فض ص۴۷)

۵۰۔ پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔ (فض ص۴۷)

۵۲۔ درود و سلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اول ص۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔ (فض ص۴۷)

۵۴۔ درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ (فض ص۴۸)

۵۵۔ درود و سلام پڑھنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔ (لوافح الانوار القدسیہ شعرانی فض ص۴۸)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (صث ص۳۶)

۵۷۔ بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ (فض ص۴۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ (فض ص۴۸)

۵۹۔ اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۰۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے قبر میں نور ہو جاتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہوگا۔ (صث ص۲۳)

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۴۔ اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔ (فض ۴۸)

۶۵۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۶۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۷۔ درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فرمائیں گے۔ (طبرانی ج ص۵۶)

۶۹۔ صبح وشام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول ص۳۵)

۷۰۔ جو شخص سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہوجانا اور دوزخ سے بری ہوجانا لکھ دیتا ہے۔ (صث ص۱۷)

۷۱۔ جو مومن سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔ (صث ص۱۷)

۷۲۔ جو ایک بار درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد اول ص۲۵۳)

۷۳۔ درود وسلام پڑھنے والے کے لیئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی صث ص۲۰)

۷۴۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہوجائے وہ بھی محروم

نہیں رہتا۔ (صت ص۲)

۷۵۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۱۵۰، مسند امام احمد، ج ۲، ص ۵۲۷)

۷۶۔ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اس کے اسّی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صت ص ۲۳)

۷۷۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (صت ص ۱۸)

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (س ص ۸)

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۳)

۸۰۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے جبتک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر ۴، ص ۱۶۹)

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ) جواہر ج ۴ ص

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام اسّی بار پڑھے، اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت لکھی جائے۔ (س ص ۸۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

59673

فصلِ دوم

مقامات و مواطن

صلوٰۃ وسلام

قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ہر حال، ہر وقت، ہر مقام میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا، برکات، درجات، ہر قسم کی مرادات، فیوضات، قربِ الٰہی و قربِ نبوی کے حصول کا باعث ہے۔

کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہر مسلم، مومن تمام اوقات وحالات میں درود وسلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہا کرے۔ (جواہر ج ۴ ص ۱۵۴ بحوالہ حدیث طبرانی)

حتّٰی کہ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو درمیانی التحیات کے بعد بھی درود شریف پڑھے، باقی تینوں اماموں کے نزدیک نہ پڑھا جائے، اگر بھول کر پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے۔

اسی طرح امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح کے وقت اور چھینک آنے کے وقت پڑھے اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نہ پڑھے۔

تاجر سودا بیچتے وقت نہ پڑھے، تعجب، جماع، انسانی حاجت کے وقت اور نجس مقام پر نہ پڑھے۔ (س ص۱۲۵)

جن مقامات، مواطن، اوقات، حالات میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے، ان کی مختصر تفصیل مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ذیل کیجا رہی ہے:۔

۱۔ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد پڑھے۔ (س ۴)

۲۔ نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔ (ج ۲۵۲)

۳۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں۔ (ج ۲۵۶)

۴۔ نمازِ عیدین میں۔ (ج ۳۰۱)

۵۔ خطباتِ عیدین میں۔ (ج ۲۵۶)

۶۔ خطبۂ استسقاء میں (ج ۲۵۶)

۷۔ سورج اور چاند کے گہن کے وقت (س ۱۷۴)

۸۔ پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد (ج ۲۹۷، س ۱۷۴)

۹۔ اذان کے بعد (ج ۲۵۸، س ۱۶۹، مسلم مع ذہبی ج۱ ص۱۴۳)

۱۰۔ اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (س ۱۷۲)

۱۱۔ اقامتِ نماز کے وقت (س ۱۷۳)

۱۲۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت (ج ص۲۶۲، س ص۱۷۳)

۱۳۔ مسجد سے باہر آنے کے وقت (س ۱۷۳)

۱۴۔ جب مسجد میں سے گزرے (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۱۵۔ مساجد میں (س ۱۷۳)

۱۶۔ وضو کرتے وقت (حرز ۹۶، س ۱۶۹)

۱۷- وضو کے بعد (ج صـ۲۹۲)

۱۸- تیمم کرنے کے بعد (س ۱۶۹)

۱۹- غسلِ جنابت کے بعد (س صـ۱۶۹)

۲۰- عورت غسلِ حیض کے بعد (س ۱۶۹)

۲۱- دعا کے اول (ج ۲۶۰)

۲۲- دعا کے درمیان (ج ۲۶۰)

۲۳- دعا کے بعد (ج ۲۶۰)

۲۴- دعائے قنوت کے بعد امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ (ج ۲۵۱، س ۱۶۳)

۲۵- حاجی تلبیہ کے بعد پڑھے (ج ۲۷۶)

۲۶- قیامِ عرفات میں (س ۱۷۶)

۲۷- مسجد خیف میں (س ۱۷۶)

۲۸- کوہِ صفا پر (۲۶۳)

۲۹- کوہِ مروہ پر (ج ۲۶۳)

۳۰- حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت (ج ۲۷۷، س ۱۹۴)

۳۱- طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر (س ۱۷۶)

۳۲- مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت (س ۱۷۶)

۳۳- زیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت (سنن ابوداؤد)

۳۴- آثارِ متبرکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت (س ۱۸۶)

۳۵- مقامِ بدر، اُحد وغیرہ دیکھنے کے وقت (س ۱۸۶)

۳۶- جمعہ کی رات کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (س ۱۶۶)

۳۷- جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (ج ۲۷۹، س ۱۶۶)

۳۸- جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اسّی ۸۰ بار (س ۸۲)

۳۹- صبح اور شام کے وقت (ج ۲۸۸، س ۱۶۸)

۴۰- ہفتہ اور اتوار کے دن (حرز ص۱۰۷)

۴۱- پیر کی رات (س ۱۶۸)

۴۲- منگل کی رات (س ۱۶۸)

۴۳- فجر اور نمازِ مغرب کے بعد (س ۱۵۴)

۴۴- ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار (س ۱۶۹)

۴۵- شب برات میں ایک تہائی رات (س ۱۶۹)

۴۶- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام صفت ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت پڑھے (ج ۲۷۲، س ۱۸۹)

۴۷- اجتماعِ قوم میں (ج ۲۶۳)

۴۸- مجلس سے اٹھتے وقت (ج ۲۸۱)

۴۹- بازار کو جانتے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۴)

۵۰- دعوت کی طرف جاتے وقت (ج ۲۷۸)

۵۱- سونے کے وقت (س ۱۹۴)

۵۲- جب سو کر اٹھے (ج ۲۷۷)

۵۳- جب نماز تہجد کے لئے اٹھے (س ۱۷۴)

۵۴- جس کو نیند نہ آئے، پڑھے۔ (س ۱۹۴)

۵۵- ہر مجلسِ ذکر میں (ج ۲۹۳)

۵۶- ختمِ قرآن کے وقت (ج ۲۷۸، س ۱۸۸)

۵۷- حفظِ قرآن کے لئے (حرز ۱۲۴)

۵۸۔ وعظ اور تقریر کے وقت (ج ۲۸۵)

۵۹۔ درس اور تعلیم دینے کے وقت (ج ۲۸۵)

۶۰۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت پڑھے (ج ۲۸۸، س ۱۹۴)

۶۱۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت (ج ۲۹۳، س ۱۹۴)

۶۲۔ کسی چیز کے بھول جانے کے وقت (ج ۲۹۳، ۱۹۴)

۶۳۔ نکاح کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۴۔ محتاجی کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۵۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف پڑھنا ہے۔ (ج ۲۹۹)

۶۶۔ مصیبت اور سختی کے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۶۷۔ حاجت روائی کے وقت (ج ۲۹۴)

۶۸۔ کلام کرنے سے پہلے (س ۱۹۰)

۶۹۔ احباب سے ملنے کے وقت (س ۱۹۱)

۷۰۔ سفر کے ارادے کے وقت (س ۱۷۶)

۷۱۔ کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت (س ۱۷۵)

۷۲۔ پاؤں کے سُن ہو جانے پر (س ۱۹۴)

۷۳۔ مولی کی پہلی پھانک کھانے کے وقت اس نیت سے پڑھے کہ اس کی بدبو نہ رہے (حرز ۱۱۹)

۷۴۔ فتوے لکھنے کے وقت (حرز ۱۲۷)

۷۵۔ فیصلہ سنانے وقت (حرز ۱۲۸)

۷۶۔ الزام سے بری ہونے کے لئے (س ۱۹۲)

۷۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر (س ۱۹۱)

۷۸۔ طلب شفائے مرض کے لئے (س ۱۹۱)

۷۹۔ کان کے درد کے وقت (س ۲۳)

۸۰۔ وصیت لکھنے کے وقت (س ۱۷۸)

۸۱۔ میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت (س ۱۷۵)

۸۲۔ رفعِ مرضِ نسیان کے لئے (فض ۱۹۱)

فصلِ سوم

صلوٰۃ وسلام کے خاص فضائل والے صیغے چند ایک، مقالہ ہذا میں تحریر کئے جا رہے ہیں، مزید صیغے شائقین حضرات دلائل الخیرات، القول البدیع، سعادۃ الدارین وغیرہ کتبِ معتبرہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

۱۔ الصلوٰۃ التامہ مع تشریح مقالہ ہذا صفحہ ۱۱ پر درج ہے۔

۲۔ **اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ**

قطبِ جامع، الکامل، الوارث، الواصل الموصل مولٰنا عبد السلام بن مشیش رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

اس درود شریف کی نسبت بڑے بڑے اغواث، اقطاب، اوتاد، نجباء، نقباء، مفسرین، محدثین، اولیاء، صلحاء اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ درود شریف کے اکثر صیغوں سے افضل ہے، اکثر اغواثِ زمانہ اور اقطابِ وقت

متعدد شرحیں لکھتے رہے ہیں، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی شرح فیوض الحرمین میں لکھی ہے۔

فضائل قطبِ وقت سید عبدالغنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجددِ وقت، مجددِ دین امام زبیدی کے پیر و مرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی و ظاہری بیماریوں سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالےٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات اس کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ دو طرح پر ہے :-

۱- نمازِ فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نمازِ مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے۔

۲- بعد نمازِ فجر ۳ بار، بعد نمازِ مغرب ۳ بار، بعد نمازِ عشاء ۳ بار پڑھا جائے۔ (فضص ۱۱۱، ۱۱۲)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِّنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَآئِقُ وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَآئِقَ وَلَهٗ تَضَآءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ

مِنَّا سَابِقٌ وَّلَا لَاحِقٌ فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ
مُوْنِقَةٌ وَّحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ
وَّلَا شَيْئَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ
كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلٰوةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ
كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ
عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ
اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ وَعَرِّفْنِيْ
اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْجَهْلِ وَاَكْرَعُ بِهَا
مِنْ مَّوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ
حَمْلًا مَّحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ
فَاَدْمَغَهٗ وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ وَانْشُلْنِيْ مِنْ اَوْحَالِ
التَّوْحِيْدِ وَاَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لَا اَرٰى وَ
لَا اَسْمَعَ وَلَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ الْحِجَابَ
الْاَعْظَمَ حَيٰوةَ رُوْحِيْ وَرُوْحَهٗ سِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهٗ
جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا
ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَآئِيْ بِمَا سَمِعْتَ بِهٖ نِدَاءَ
عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِيْ بِكَ لَكَ وَاَيِّدْنِيْ بِكَ لَكَ وَ
اجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
مَعَادٍ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا - اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(ترجمہ) "یا اللہ! اس ذاتِ والا پر درود بھیج جس سے اسرار ظہور پذیر ہوئے اور انوار طلوع ہوئے اور وہ جس میں حقیقتیں ارتقاء و کمال کو پہنچیں اور حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم بھی آپ میں اترے کہ تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور اس کے سامنے تمام عقول عاجز آگئیں، اس کی حقیقت کو نہ ہم سے پہلے پا سکے اور نہ بعد والے پا سکیں گے، عالمِ ملکوت کے باغات اس کے جمال کی چمک سے مزیّن ہیں اور عالمِ جبروت کے حوض اس کے انوار کے فیضان سے چھلک رہے ہیں اور تمام کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس سے مربوط نہ ہو جب کہ واسطہ نہ رہے تو موسوط بھی نہیں رہتا۔ یا اللہ! ایسا درود بھیج جو تیری عظمت کے لائق تیری جناب سے اس ذاتِ والا کی طرف اس شان و عظمت کے ساتھ ہو جس کی اہلیت و قابلیت اس ہستیٔ پاک میں ہے۔ اے اللہ بلاشک و شبہ وہ ذاتِ والا تیرا جامع ترین بھید ہے جو تیری ہستی پاک کی بے مثل دلیل ہے اور تیرے حضور میں تیرا سب سے بڑا حجاب قائم ہے۔ یا اللہ! مجھے اس کے نسب سے ملا دے اور اس کے حسب یعنی تقویٰ سے محقق کر دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ایسی معرفت عطا فرما کہ اس معرفت کے ذریعہ سے جہالت کے گڑھوں سے بچ جاؤں اور اس کے ذریعہ سے فضائل و کمالات کے گھاٹوں سے سیراب ہو جاؤں اور اس ذاتِ والا کے راستہ پر اپنی بارگاہ تک اپنی بھرپور مدد کے

سامنے چلائے جا اور مجھے باطل پر حملہ آور ہونے کی طاقت عطا فرما کہ میں اسے کچل کر رکھ دوں اور مجھے احدیت کے سمندر میں ڈال دے اور مجھے توحید کے شکوک و شبہات سے بچالے اور مجھے بحرِ وحدت کے چشمے میں غرق فرما دے یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں، اور نہ پاؤں اور نہ محسوس کروں مگر اسی سے اور حجابِ اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری روح کی زندگی اور ان کی روحِ مبارک کو میری حقیقت کا بھید بنا دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو میرے تمام حالات اجزاء اعضائے ظاہری و باطنی سے متعلق فرما دے تاکہ آپ کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہ رہے، بربنائے تحقیقِ حق یعنی روزِ میثاق کے عہد اور بلیٰ (کہ اتباعِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا) اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن! میری پکار سن لے جس طرح اپنے بندے زکریا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار سن لی اپنی خاص اعانت سے خاص اپنی رضا کے لئے میری مدد فرما اور میرے اور اپنی جناب میں جمعیت فرما اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان میں آجا یعنی کسی وقت بھی مجھے کسی حجاب میں نہ رکھیو، اللہ اللہ اللہ بے شک جس اللہ کریم نے آپ پر قرآنِ مجید اتارا، معاد یعنی جہاں کا وعدہ کیا ہے وہاں لوٹائے گا، اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے کی بھلائی مہیا کر، ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام جیسا کہ سلام کا حق ہے۔"

۳- اَلصَّلٰوۃُ التَّفۡرِیۡجِیَّۃُ

فضائل خزینۃ الاسرار میں شیخ عارف محمد حقی نازلی امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ہمیشہ ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کے غم اور فکر کو دور، اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کر دے، اس کا کام آسان کر دے، اس کا سرّ نورانی کر دے، اس کی قدر بلند کر دے، اس کی حالت سنوار دے اور اس کا رزق وسیع کرے، بہت زیادہ بھلائیوں اور نیکیوں کے دروازے اس پر کھول دے، حکومت میں اس کی بات کا اثر ڈال دے، زمانے کے حادثوں سے اسے مامون کرے، بھوک اور محتاجی کی تکلیف سے اسے بچالے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اللہ کریم سے جو چیز مانگے اللہ تعالےٰ اس کو وہ چیز عطا کرے۔

مذکورہ فوائد اور اس کے علاوہ بے شمار برکات اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:-

۱- ہر پنجگانہ نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے۔
۲- نمازِ صبح کے بعد اکتالیس بار پڑھے۔
۳- ہر روز سو بار پڑھے۔
۴- ہر روز مرسلین کی گنتی کے مطابق ۳۱۳ بار پڑھے۔ (علیہم السلام)
۵- ہر روز ایک ہزار بار ہمیشہ پڑھے۔

اس کو وہ کچھ ملے کہ صفت کرنے والے اس کی تعریف نہ کر سکیں کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔

۶۔ کسی اہم معاملہ میں کامیابی چاہنے والا یا کسی بلا میں گرفتار شخص یہ درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے، اللہ تعالےٰ اس کی مراد اور مطلب بر آری نیت کے مطابق کر دے گا۔ (فضص ص۱۶۴ و ص۱۶۵)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں بر آئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں

ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق (درود وسلام بھیج)

۴- ## اَلصَّلٰوةُ الْمُنْجِيَةُ

فضائل ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جائے اور مراد پوری ہو جائے، یہ درود شریف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ صالح موسے ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھایا جب کہ وہ بحری جہاز میں سوار تھے، جہاز ڈوبنے لگا، تمام لوگ چلانے لگے۔ شیخ مذکور پر خواب کا غلبہ ہوا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، فرمایا جہاز والوں سے کہو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے بیان کیا تو جب ہم نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا اور جو کوئی پانسو بار پڑھے، ہر قسم کا فائدہ اور غنا رحاصل کرے۔

شیخِ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالےٰ پوری کر دے گا، واقعی قبولیتِ دعا کے لئے اُچک لیجانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔ (فض ۷۶ تا ۷۸)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ

وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(ترجمہ) ” یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا، اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما، اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے “

۵۔ درودِ تاج

حضرتِ مولانا قاری سلیمان صاحب پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ وسلام میں لکھا ہے کہ حضرتِ خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درودِ تاج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں زیارت کے

وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمایئے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرما لیا - اس درود شریف کی یہ فضیلت بہت بڑی ہے ، دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ

سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ

الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ

جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

(ترجمہ) ”یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، عَلَم والے، پر بلاء، وباء، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا، بلند کیا ہوا لوح و قلم میں مشفوع منقوش ہے، عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس، معطّر، مطہر، منوّر ہے، چاشت کے

آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قاب قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غرباء سے اُنس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمعِ فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنیوالے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امامِ حسن اور امامِ حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے نور کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! اس پر، اس کی آل پر، اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔"

۶۔ اَلصَّلٰوۃُ الْفَاتِحَۃُ

جواہر المعانی مطبوعہ مصر میں اس درود شریف کے بہت زیادہ محیر العقول فضائل درج ہیں، عارفِ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں، جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود و وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوثِ زمانہ حضرتِ محمد البکری الکبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرضِ محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کے حضور میں میرا دامنگیر ہو جائے۔ (افضل ص ۱۴۴)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ۝

(ترجمہ) "یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گذرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دینِ حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلتِ عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔"

۷۔ صَلٰوةُ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ

لسیّد ابی الحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مولف حزب البحر و امام طریقہ شاذلیہ علیہ۔

فضائل

۱۔ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ درود شریف پانسو بار پڑھا جائے اللہ کریم بحرمت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور مشکل حل فرما دیتا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ السَّارِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو نورِ ذاتی ہیں، تمام اسماء و آثار و صفات میں سریان کئے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج "

۸۔ صَلوٰۃُ السَّعَادَۃِ

امامِ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (فض ۱۴۹)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلوٰۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالےٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو"

۹۔ صَلوٰۃ غَوثِیَّہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم و سخا کی کان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج۔"

۱۰- **صلوٰۃ چشتیہ**

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج۔"

۱۱- **صلوٰۃ نقشبندیہ**

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَ زِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِقَیْنِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔"

۱۲- صَلوٰۃِ خضریہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) "اللہ تعالےٰ اپنے حبیب حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر سلام اور درود بھیج"

(اجازت عطا فرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

۱۳- صَلوٰۃِ کمالیہ

فضائل

۱- ایک بار پڑھنے سے ستّر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲- اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَانِہَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ (فض ۱۹۱)

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود وسلام اور برکتیں بھیج ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں ہے اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔"

۱۴- صَلوٰۃُ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیر اُن کا سخت دشمن ہو گیا، وہ رات کو نہایت درجہ کرب وبلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا، اللہ کریم تیری مشکل حل کر دے گا آنکھ کھل گئی، یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔

اکابرین ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے، فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔ (فض ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ قُل یَاَیُّہَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ اخلاص پڑھے، فارغ ہونے پر قبلہ رُو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے، اس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں، سو بار، دو سو بار، تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے، جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ

بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حلِ مشکلات کا تصور رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی، آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود سلام اور برکتیں بھیج، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔"

۱۵- صلوٰۃ قطب الاقطاب سیّد احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل

۱- انوارِ کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۲- بہت سے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

۳- حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہو جاتی ہے۔

۴- قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

۵- باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔

۶- نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آ جاتا ہے۔

۷- اس کے خواص بے شمار اور اَن گنت ہیں۔

۸- اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائطِ ورد
۱۔ وضو کامل ہو۔
۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی حضوری کا تصور ہو۔

وظیفہ
۱۔ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ۳۔۳ بار پڑھے، عجیب و غریب اسرار نظر آئیں۔
۲۔ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔
۳۔ ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔
۴۔ چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔
(افض صـ۵۶، صـ۸۷)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَۃِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّۃِ وَلَمْعَۃِ الْقَبْضَۃِ الرَّحْمَانِیَّۃِ وَاَفْضَلِ الْخَلِیْقَۃِ الْاِنْسَانِیَّۃِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَۃِ الْجِسْمَانِیَّۃِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَخَزَآئِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَآئِیَّۃِ صَاحِبِ الْقَبْضَۃِ الْاَصْلِیَّۃِ وَالْبَھْجَۃِ السَّنِیَّۃِ وَالرُّتْبَۃِ الْعَلِیَّۃِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِہٖ فَھُمْ مِّنْہُ وَاِلَیْہِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ

وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ اِلٰى يَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(ترجمہ) ''یا اللہ درود، سلام، برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نورانی اصل کے شجر اور رحمانی ظہور کی چمک اور انسانی تخلیق کے افضل اور جسمانی صورت کے اشرف اور ربانی بھیدوں کی کان اور برگزیدہ علوم کے خزانے، اصلی ظہور والے اور روشن طلعت اور بلند مرتبہ پر وہ جس کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے، وہ سب نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرنیوالے اور منتسب ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اور برکت ہو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اس تعداد کے مطابق جو آپ نے مخلوق پیدا کی اور رزق دیا اور موت دی، زندگی بخشی، اس دن تک کہ تو زندہ کرے گا جس کو مردہ کیا اور خوب سلام بھیج اور بالواسطہ، بلاواسطہ تمام تحمیدات اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔''

۱۶- درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ لَذَّةَ وِصَالِهٖ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود، سلام، برکات بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور درود کے وسیلہ سے آپ کے وصال کی لذت چکھا دے۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص۳۸)

خاصیت : برکاتِ زیارت۔

۱۷- **درود شریف**

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص۴۰)

خاصیت : جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفا۔

۱۸۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔"

(جواہر البحار، ج ۳، صفحہ ۴۰)

خاصیت: ہر شبِ جمعہ کو خواہ ایک بار پڑھے (زیارت ہوگی) سرکار کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

اجازت

احقر تمام برادرانِ اہلِ سنت کو رسالہ ھذا میں درج کئے گئے صلوٰۃ و سلام کے صیغوں کی اجازت دیتا ہے اور دعائے مغفرت کا طالب ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی حبیبہٖ سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

انتباہ

بزرگانِ دین کا ارشاد ہے کہ زمانہ قرب قیامت میں دو وظیفے نہایت ضروری ہیں تاکہ فتنوں اور آفات سے محفوظ رہ کر نجات مل جائے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا۔

۲۔ توبہ واستغفار کرتے رہنا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سید الاستغفار پڑھتے رہا کرو جو صبح کو پڑھے، شام سے پہلے مرجائے، جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے صبح سے پہلے مرجائے جنتی ہوگا۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(ترجمہ) "اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد کا پابند ہوں اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہوسکے

قائم ہوں جو میں نے برائی کی ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں تیری نعمت جو مجھ پر ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے عیب کو مانتا ہوں، پس اے میرے رب مجھے بخش دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے۔"

(حم۔ن۔طب، بخاری جلد ۴ صث)

طالبِ دُعا

محمد سعید شبلی قادری رضوی نقشبندی مجددی فریدی اویسی شاذلی
سابق خطیب آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پاکپتن شریف (ضلع ساہیوال)
پاکستان
(حال آباد، کوٹھی ۱۲، بلاک ۷، جوہر روڈ، ساہیوال)

کتبہ
گدائے پیر سیال، شاہ محمد چشتی عفی عنہ
محمود پورہ، قصور

تکملہ

مسئلہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمدا کاملا موافیا لنعمائہ مکافیا لآلائہ والصلاۃ کاملۃ والسلام تاما علیٰ حبیبہ سیدنا و مولانا محمد المصطفیٰ و علیٰ اٰلہ الطاہرین واصحابہ الکاملین اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اما بعد، تمام امت نماز کے قعدہ میں التحیات بلا اختلاف پڑھتی چلی آرہی ہے بالخصوص وہ التحیات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو یاد کرایا جس طرح قرآن شریف کی سورت یاد کرایا کرتے تھے، جس پر تمام امت کو تقریباً اتفاق ہے جس میں کمی بیشی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (مؤطا امام محمد، ص ۳۲)

مگر کچھ عرصہ سے بعض لوگ اپنے خیالات یا عقائد خود ساختہ کی بنا پر اس التحیات میں ترمیم و تنسیخ کر رہے ہیں، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ حقیقت واضح کر دی جائے تاکہ ترمیم و تنسیخ کرنے والے ایسی حرکت خلاف تعلیم دین، قرآن و حدیث ترک کر کے تمام مؤمنین مسلمین کی طرح التحیات پڑھتے رہیں، اس میں کمی بیشی نہ کریں اور مسائلِ حقہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانۂ مبارک سے چلے آرہے ہیں، ان پر عمل کرتے رہیں اور غلط راستہ پر چلنے والوں
کے پیچھے نہ چلیں۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :۔

علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن التحیات للہ و الصلوات و الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان (سیدنا) محمدا عبدہ و رسولہ۔

(صحاح ستہ ، زجاجہ ج۱، ص ۲۷۲)

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد یعنی التحیات کی تعلیم دی جیسے کہ قرآن شریف کی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے التحیات للہ والصلوات و الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ "

بخاری شریف ج ۱ ص ۱۱۵ میں ہے قولوا التحیات للہ الخ یعنی کہا کرو التحیات للہ الخ ۔

مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲، ص ۲۶۱ میں حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے :۔

علمہ التشہد و امرہ ان یعلمہ الناس

" حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد کی تعلیم دی اور ان کو حکم دیا کہ
تمام لوگوں کو اسی التحیات کی تعلیم دو "

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت ہے :۔

فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علیٰ (سیدنا) محمد وعلیٰ اٰل (سیدنا) محمد الخ" (بخاری ومسلم، زجاجہ ج ۱ ص ۲۷۵)

" ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپکے اہلِ بیت پر ہم کس طرح صلوٰۃ پڑھیں؟ اللہ کریم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں سکھا دیا ہے (یعنی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے، کہا کرو اللھم صل علیٰ (سیدنا) محمد وعلیٰ اٰل (سیدنا) محمد الخ"

اس دوسری حدیث سے واضح ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے التحیات کی تعلیم دی ہے اور اس میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خطاب کے صیغہ سے دربارِ رسالت میں سلام عرض کرنا سکھایا ہے۔

اسی حدیث سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں آپ کی جناب میں سلام عرض کرنے کی تعلیم تو اللہ تعالےٰ نے دے دی ہے (یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آپ کی خدمت میں صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہا کرو اللھم صل علیٰ (سیدنا) محمد وعلیٰ اٰل (سیدنا) محمد الخ

ان احادیث سے قرآنِ مجید کے احکام پر عمل کرنے کی صورت واضح ہوئی۔

اول :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام عرض کرنے کا حکم سلموا تسلیما (۲۲/۴) "سلام عرض کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے"

۱- سلام عرض کرنے کی تاکید کی جا رہی ہے ایسا سلام جس سے سلام کرنے کا حق ادا ہو جائے اور یہ امر کہ سلام کی حق ادائی کس طرح ادا ہوتی ہے، بالکل واضح ہے کہ جس کی خدمت میں سلام عرض کرنا ہوتا ہے اسے خطاب کرنا پڑتا ہے، اگر خطاب نہ کریں تو مخاطب متوجہ نہیں ہوتا۔

۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات کی جو تعلیم دی ہے اس میں خطاب ہی سے سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے۔

۳- آخری قعدہ یعنی التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا فرض ہے اور التحیات کا پڑھنا واجب ہے، تو جو شخص التحیات نہ پڑھے اس نے واجب ترک کیا، التحیات میں کمی بیشی ہو نہیں سکتی تو جو شخص السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی ادائیگی میں فرق کرے گا، تو واجب ترک کر دینے پر اسے سجدہ سہو کرنا پڑیگا یا دوبارہ نماز ادا کرے گا۔[1]

۴- نماز میں التحیات کا پڑھنا واجب ہے، التحیات کا جزء السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے، وہ بھی واجب ہوا، وسلموا تسلیما کی تاکید نے اس پر توثیق کی مہر ثبت کر دی، درود شریف نماز میں پڑھنا سنت ہے۔

دوم :- یاایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (۲۶/۱۲)

" اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا

---

[1] یعنی اگر سجدہ سہو بھول گیا تو نماز کا اعادہ کرنا پڑیگا

مت کرو اور ان کے حضور چلّا کر نہ بولو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّا کر بولتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ملیامیٹ ہو جائیں ایسی حالت میں کہ تمہیں شعور نہ ہو۔"

یعنی نادانی اور بے سمجھی کی صورت میں یہ سزا ہے کہ تمام اعمال نیست و نابود ہو جائیں گے اگر جان بوجھ کر ایسا کرو گے تو نہ معلوم کس سنگین سزا سے تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد، یا ابا القاسم کہکر بلایا کرتے تھے، اللہ کریم نے اس آیت میں منع فرما دیا اور حکم دیا کہ اللہ تعالے کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبتِ شان مدِ نظر رکھو، شرف و عظمت اور تعظیم و توقیر سے یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہا کرو۔ (تفسیر ابن جریر ۲۶ و تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۳۰۶)

آیت ہذا میں ہے اَنْ تحبط اعمالکم (کہ تمہارے اعمال نیست و نابود ہو جائیں گے۔)

یاد رہے اعمال کا نیست و نابود ہو جانا دو بڑے گناہوں سے ہوتا ہے:۔

۱۔ کفر کرنا، قرآن شریف میں ہے:۔

مَنْ یکفر بالایمان فقد حبط عملہ (۶/۵)

"جو ایمان کا انکار کرے اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے"

۲۔ شرک کرنا، ارشاد ہوتا ہے:۔

ولو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون (۶/۱۶)

"اور اگر وہ شرک کریں تو جو جو وہ اعمال کرتے ہیں سب تباہ و برباد ہو جائیں گے۔"

اللہ کریم نے بوضاحت حکم دیا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب و آداب

بلا یا کرو اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ادب و آداب سے کیسے خطاب نہ کریں جب کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ مجید میں خود پیارے القاب سے یاد فرمایا ہے، یاایہا النبی، یاایہا الرسول، یاایہا المزمل (صلی اللہ علیہ وسلم) نام سے خطاب نہیں فرمایا، دیگر تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے نام سے ہی خطاب فرمایا ہے جیسے یاآدم، ینوح، یموسیٰ، یعیسیٰ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ؎

یا آدم است با پدرِ انبیاء خطاب
یا ایہا النبیؐ خطابِ محمد است

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بے ادب کے لئے وہ سزا ارشاد فرمائی ہے جو کافر اور مشرک کے لئے ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرنا فرض اور واجب ہے، آواز کا بلند کرنا اور عام لوگوں جیسا آپ سے برتاؤ کرنا، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذاء پہنچانا ہے اور آپ کا استخفاف (ہلکا جاننا) ہے خواہ وہ ایسا ارادہ نہ کرے، پس جب ایذاء دینا اور استخفاف کرنا بغیر ارادہ کے کفر اور شرک جیسے جرائم کی سزا کی مثل کا باعث ہے تو جو دیدہ و دانستہ ایسا کرے وہ بطریقِ اولیٰ کافر ہوا۔

قرآنِ مجید کی یہ فصاحت و بلاغت ہے کہ اس کی آیت کا خاتمہ یا مقطع مسئلہ متعلقہ کی وضاحت کر دیتا ہے۔ قرآنِ مجید نے کفر اور شرک کرنے پر حبطِ اعمال کی سزا کا فیصلہ فرما دیا ہے، اسی طرح آیت ہذا کا خاتمہ ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون پر کر کے بے ادبوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے کی وہی سزا ہے جو شرک اور کفر کرنے والوں کو سزا ملے گی، یعنی بے ادبی کرنے والو! تمہاری تمام نیکیاں اور تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آیتِ مذکورہ اور سورہ نور کی آیت لا تجعلوا دعاء الرسول الآیۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں، اس وقت سے لے کر آج تک صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، محدثین، فقہائے کرام، ائمۂ مجتہدین، اولیاء اللہ، غوث، قطب، ابدال عمل کرتے چلے آرہے ہیں، اس طریقِ ادب کے خلاف یا ان کے منسوخ ہونے کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں التحیات پڑھنے کی جو تعلیم دی ہے جسے آپ قرآنِ مجید کی سورہ کی طرح یاد کرایا کرتے تھے، اس میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیارے خطاب السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہی کی تعلیم دی ہے۔

نادانی سے یہ خیال مسئلہ تسلیم کرنے میں مانع نہ ہو جائے کہ یارسول اللہ، یاحبیب اللہ، یانبی اللہ یا حرف نداء زیر بحث ہے، التحیات میں ایہا النبی ہے، اس میں کلمۂ ندائیہ یانبی اللہ تو نہیں آیا یہاں تو ایہا النبی ہے۔ یہ حقیقت یاد رہے کہ 'یا' حرفِ نداء میں اتنی تاکید نہیں جتنی کہ یاایہا النبی اور ایہا النبی میں ہے۔

ضروری مسئلہ علمِ نحو، منقول از تفسیر بحر محیط و تفسیر النہر الماد مؤلفہ علامہ ابوحیان اندلسی، ج ا، ص ۹۲، ۹۳۔

جب کسی ایسے اسم کو خطاب کرنا ہو جس سے پہلے حرفِ تعریف 'ال' لگا ہو یعنی وہ اسم معرف باللام ہو تو اس سے پہلے کلمۂ تنبیہ 'ھا' پڑھانا لازم ہے اور اس کلمہ کا حذف کرنا جائز نہیں ہے، حرفِ نداء یا اور کلمۂ تنبیہ 'ھا' ان دونوں کے ملانے کے لئے کلمۂ وصل 'ایّ' لگانا پڑتا ہے جیسے 'الرسول' معرف باللام ہے یعنی اس کے پہلے 'ال' لگا ہوا ہے، اب الرسول کو نداء یا خطاب کرنا ہے تو اس سے پہلے کلمۂ تنبیہ 'ھا' لگانا پڑے گا، اب اس سے پہلے حرفِ نداء 'یا' لگائیں تو لازم ہے کہ کلمۂ وصل 'ایُّ' لگائیں تو کلمہ بن گیا 'یاایُّ' بعدہ حرفِ تنبیہ 'ھا' لگا یا گیا تو

اسم معرف باللام کے لئے حرفِ ندا ر 'یا ایُّہا' بن گیا۔ بعض دفعہ یا ایّہا میں سے 'یا' حذف ہو جاتا ہے تو ایہا حرفِ ندا ر رہ جاتا ہے جیسا کہ التحیات میں ہے۔

یاد رہے جو اسم معرف باللام ہوگا اس سے پہلے حرفِ ندار یا ایہا آتا ہے رسول، نبی، مزمل، مدثر، ان اسمار کو ندار کرنا ہو تو ان سے پہلے 'یا' لگے گا، یا رسول، یا نبی، یا مزمل، یا مدثر، اور اگر ان کے پہلے 'ال' لگا ہو جیسے الرسول ہے تو یا ایہا الرسول آئے گا، النبی ہے تو یا ایہا النبی آئے گا، المزمل ہے تو یا ایہا المزمل ہو جائیگا، مدثر ہے تو یا مدثر ہوگا اور اگر المدثر ہے تو یا ایہا المدثر ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ اسم معرف باللام کے کلمہ ندائیہ یا ایہا میں حرفِ ندار 'یا' حذف بھی ہو جاتا ہے، یا ایّہا النبی میں 'یا' حذف ہو گیا تو ایہا حرفِ ندار کا کام دیگا، جیسے کہ التحیات میں ہے السلام علیک ایہا النبی ۔ یوسف ایہا الصدیق "یوسف اے صدیق صلی اللہ علیہ وسلم"

قرآن مجید میں یا ایہا کے ساتھ ندار کی کثرت ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس کلمۂ ندار میں تاکید کی کئی ایک صورتیں ہیں، مبالغہ کے کئی ایک اسباب پائے جاتے ہیں :۔

۱۔ 'یا' حرفِ ندار میں تاکید اور تنبیہ ہے۔

۲۔ حرف 'ہا' میں تنبیہ کے معنے موجود ہیں۔

۳۔ ایُّ میں ابہام سے توضیح کی جانب تدریجی ترقی ہے اور مقام بھی مبالغہ اور تاکید کے لئے مناسب ہے۔ (تفسیر اتقان، ج ۲، ص ۸۳)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تھے، صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم عرب اور گرد و نواح کے دور دراز علاقوں میں جاتے تھے، وہ اپنی نمازوں میں بھی التحیات پڑھتے اور سرکار کے حضور میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض کیا کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اور دور رہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور بعد کے اکابرینِ امت اسی طرح پڑھتے چلے آرہے ہیں اور پڑھتے چلے جائیں گے۔

زمانہ حال کے بعض لوگ خود ساختہ عقائد کے تحت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ التحیات میں سرکشانہ طور پر ترمیم کرنے کے درپے ہیں حالانکہ اللہ کریم فرماتا ہے :

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (۲۸ پ)

" جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو (اختیار کرو) "

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تاکیدی سبق دیا کہ التحیات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں تحیات، صلوات، طیبات عرض کرنے کے بعد السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے کلمات سے مجھ پر سلام عرض کرو۔

بعض لوگ اس وہم میں گرفتار ہیں کہ اب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود نہیں اور ندا یا رسول اللہ سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔

واضح رہے کہ کسی نبی، رسول، اولوالعزم رسول نے اپنی امت کو شرک کی تعلیم نہیں دی اور ہمارے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ دیا، معمولی تصویر، فوٹو وغیرہ وغیرہ شرک کے وہم، شبہ، خیال تک کو مٹا ڈالا۔ آپ کیسے شرک کی تعلیم دے سکتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم اور خدا کی عنایت فرمودہ حکمت و عقل سے قرآن مجید کے علوم کی تفسیر واحادیث ایسی وضاحت سے بیان فرما دی ہیں کہ رہتی دنیا تک آپ کی امت شرک کا ارتکاب نہ کرے گی، توحید پر قائم رہے گی۔

بخاری شریف کی ایک روایت کا سہارا لیکر التحیات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔

تعجب ہے کہ وہ روایت احادیث کی باقی کتابوں میں نہیں ہے، امام بخاری نے اس روایت کو کتاب الصلوٰۃ کے کسی باب میں درج نہیں کیا بلکہ استئذان کے باب میں وہ روایت درج ہے۔ بخاری شریف مطبوعہ مجتبائی میں صراحت سے لکھا ہے:۔

فلما قبض، قلنا السلام علی یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بخاری ج۲، ص۹۲۶)

اس کا راوی سیف بن سلیمان قدریہ مذہب سے ہے۔ قدریہ مذہب کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے، قضاء و قدر کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

(مذاہب الاسلام، ص ۵۵۰)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کا مسودہ تیار کیا تھا، مبیضہ تحریر نہیں کر سکے تھے، بعدہ امام بخاری کے راویوں مستملی، سرخسی، کشمیھنی، ابو زید مروزی نے بخاری کے نسخے مرتب کئے ہیں، اسی وجہ سے احادیث کے مقدم و مؤخر ہونے کی صورت اور تعداد احادیث میں کمی بیشی ہوئی حالانکہ ایک ہی اصل نسخہ سے احادیث لکھی گئی ہونگی، فربری کی روایت میں دو سو احادیث ابراہیم بن معقل کی روایت سے زیادہ ہیں اور نسفی کی احادیث حماد بن شاکر کی روایت سے ایک سو زیادہ ہیں۔

(شروط الائمہ خمسہ حازمی، ص ۵۷، ۵۸ مصری)

بخاری شریف کی شرح فیض الباری جو مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث کی تدریسی تقریر ہے، اس میں لکھتے ہیں:

۱۔ قلت ولم تعمل بہ الامۃ "امت نے اس پر عمل نہیں کیا"

۲۔ امام سبکی شافعی بھی لکھتے ہیں "امت نے اس پر عمل نہیں کیا"

۳۔ روایت میں اضطراب ہے (شرح منہاج، فتح الباری ابن حجر)

۴۔ حدیث پر عمل کرنے کے مدعی بعض اپنی سمجھ پر عمل کرنے لگے ہیں حالانکہ اس حدیث

ہیں ان کے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔

تارکینِ خطاب غور تو کریں

۱۔ کیا خطاب السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا دارومدار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری پر تھا، اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وضاحت فرمائی ہے، ہرگز نہیں' پھر یہ جرأت کیوں؟

۲۔ کیا مسجد نبوی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام بلند آواز سے ہوتا تھا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم جواب دیا کرتے تھے اور جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور مقام پر تشریف لے جایا کرتے تھے تو پھر یہ سلام تبدیل کر دیا جاتا تھا، کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔

۳۔ دیگر مساجد مدینہ منورہ، مکہ معظمہ، دیگر شہروں، قصبوں، گاؤں بستیوں میدانوں دور دراز علاقوں میں سلام کسی اور طرح سے عرض کیا کرتے تھے، ہرگز نہیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمام مسلمانانِ عالم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کرتے چلے آئے ہیں۔

۴۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ صرف مسجد نبوی میں ہی صیغہ خطاب سے سلام عرض کیا جاتا تھا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بآوازِ بلند سناتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تھے اور جواب دیتے تھے۔

۵۔ کیا آہستہ آواز سے سلام عرض کرتے تھے بلند آواز سے نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن سکیں تو مسئلہ سے کیا تعلق رہا۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی تو متواتر خیر القرون سے اب تک طبقہ بعد طبقہ بغیر کسی ادنیٰ سے اختلاف کے السلام علیک ایہا النبی الخ خطاب سے سلام عرض کرتے چلے آرہے ہیں۔

اور حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما کا قول کُنا نقول فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک ایہا النبی فلما قبض صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی النبی منافی خطاب نہیں کیونکہ یہ لفظ ابوعوانہ کی روایت ہے امام بخاری کی روایت جو زیادہ صحیح ہے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما کا قول نہیں بلکہ فہم راوی ہے امامِ بخاری کے الفاظ یہ ہیں :۔

فلما قبض قلنا السلام علی یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ "پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم نے کہا سلام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر" (بخاری ج ۲ ص ۹۲۶)

اور عبداللہ بن مسعود کے قول "قلنا السلام" میں یہ بھی احتمال ہے کہ ہم جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ظاہری میں ہمیشہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کیا کرتے تھے، اسی طرح بالاستمرار سلام عرض کرتے چلے آئے اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے خطاب سے سلام عرض کرنا چھوڑ دیا، ایسی صورت میں اس روایت سے دلیل نہیں لی جا سکتی، اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال (جب کسی امر میں احتمال آ جائے تو اس سے دلیل باطل ہو جاتی ہے) یہ دلیل مقابلہ نہیں کر سکتی، واجب خطاب کا جو معروف اور برابر لگاتار چلا آ رہا ہے۔ (سعادت الدارین مطبوعہ بیروت ص ۲۳)

جب نمازی بشرطِ ضرورت غسل اور وضو کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور نماز کی نیت کر کے کانوں کو ہاتھ لگا کر دست بستہ کھڑا ہو کر اللہ کریم کی جناب میں ثناء اور حمد کرتے ہوئے قرآنِ مجید کی آیات یا کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں سجود میں جا کر ربِ کریم کے حضور میں گڑگڑاتا ہے اور سجدے کے ذریعہ قرب حاصل کرتا، دوبارہ کھڑا ہو کر تمام ارکان رکوع، سجود بجا لاتا ہے تو التحیات میں بیٹھتا ہے اور غائبانہ صورت میں تحیات کے ذریعہ سکوت کا دروازہ فتح کیے جانے کی التجا کی تو اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کی

اجازت مل گئی، اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات کرنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں تو اس پر روشن ہو گیا کہ یہ سب کچھ نبی الرحمۃ کے وسیلہ اور فرمانبرداری سے ہوا ہے، توجہ کی تو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ملے، ادھر متوجہ ہو کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کیا ؎

در رہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
مے بینمت عیاں و دعا مے فرستمت (اشعۃ اللمعات ج ۱، ص ۴۰۸)

؎ دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی!

امامِ غزالی احیاء العلوم (مطبوعہ نولکشور) ج ۱، ص ۹۹ میں فرماتے ہیں:-

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اور یہ یقین رکھ کہ سلام پہنچ گیا اور سلام کا جواب افضل آئے گا۔

نماز کے ارکان میں نمازی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ادائے ارکان کے ذریعہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے، آخر کار قعدہ میں بیٹھتا ہے اور یہ ہُو بہ ہُو اس طرح ہے کہ نمازی نے تمام ارکان پورے کر لئے، قیام کیا، ربِ کریم کی حمد و ثنا اور پاک کلام کی تلاوت کی، رکوع میں، سجود میں تسبیحات پڑھیں، سجدوں کی ادائیگی سے قربِ خداوندی حاصل ہوا حکم ہوا مؤدبانہ بیٹھ جاؤ، نماز کی غرض و غایت کا ظہور ہوا تحیات، صلوات، طیبات خشوع و خضوع سے بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے۔ جب یہ مقام حاصل ہوا تو جس ذات ستودہ صفات کے ذریعہ یہ دولت نصیب ہوئی اس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ساتھ ہی اپنی اور جمیع امت

محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام کی اخوت کے پیشِ نظر السلام علینا (ہم سب پر سلام ہو) کہتے ہوئے جملہ انبیاء و مرسلین، تمام صالحین کو سلام کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی توحید اور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیتِ خاصہ اور رسالت کی شہادت دی، خاص قرب کا مقام حاصل ہو گیا، ظاہر و باطن پاک ہو گیا، اب سرکارِ ابد قرار حضرتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں درود شریف پڑھا، دعا کی قبولیت کا وقت آچکا ہے، اپنے لئے، والدین کیلئے، اولاد کے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرو، آمین۔

التحیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام بصیغہ خطاب عرض کرنے کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی ہے،

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے یا موجود نہ ہونے کی وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی اور نہ ہی صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین کے مبارک زمانوں میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا، موجودہ زمانہ کی افراتفری میں اس مسئلہ میں شگوفہ پھوٹ نکلا ہے، اس پر مذکورہ تقریر کافی ہے، مزید تسلی کے لئے مختلف خوابہائے پریشان (جن سے عوام اور بعض خواص بھی صحیح تعبیر اخذ نہ کرنے کے باعث پریشان ہو کر رہ جاتے ہیں) کی محققانہ وضاحت کر دی جاتی ہے۔

۱- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف اور سلام نہیں سنتے اور نہ ہی جواب دیتے ہیں۔

۲- درود شریف اور سلام نہیں پہنچتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سلام پہنچتا ہے اور میں اس کا جواب دیتا ہوں،

ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام

(مسند امام احمد، سعادۃ الدارین صـ۲۲۲، ابوداؤد ج۱، ص ۲۰۲)

انما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البرزخ مشغول

باحوال الملکوت مستغرق فی مشاھدۃ ربہ فعبر عن افاقتہ من تلک المشاھدۃ و ذلک الاستغراق برد الروح۔ (لمعات ج ۳، ص ۱۹۲)

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ برزخ میں ملکوت کے حالات میں مشغول اپنے رب تعالےٰ کے مشاہدے میں مستغرق رہتے ہیں اس مشاہدہ اور اس استغراق سے افاقہ کو " رَدِّ روح " سے تعبیر کیا ہے "

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام و صلوٰۃ کی ڈاک کئی معتبر ذرائع سے پہنچتی رہتی ہے۔

۱۔ حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر صلوٰۃ (درود شریف) کثرت سے پڑھتے رہو، اللہ کریم نے میرے روضہ کے پاس ایک فرشتہ کو مؤکل بنا رکھا ہے، میری امت میں سے جو کوئی امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو فرشتہ مجھے کہتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے اس وقت درود بھیجا ہے۔ (حرز المنیع ص ۹۰)

۲۔ ان للہ ملٰئکۃ سیاحین یبلغوننی عن امتی السلام۔ (مسند امام احمد، حرز المنیع، ص ۸۹)

" بلاشک وشبہ اللہ کے فرشتے سیّاح ہیں وہ مجھ تک میرے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں "

۳۔ ان صلٰوتکم معروضۃ علی فقال رجل یارسول اللہ کیف تعرض صلٰوتنا علیک و قد ارمت یعنی بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ (ابنِ ماجہ، ص ۱۱۹)

"بے شک تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہمارا درود شریف کس طرح آپ پر پیش جاتا ہے حالانکہ آپ ..... فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو کھائے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ زمین پر اللہ نے حرام فرما دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے، غور کی جا ہے: حدیث کا فیصلہ تو یہ ہے وہ جو کہتے ہیں" مٹی میں ملنے والا ہوں" انہوں نے کس پنڈت سے یا پادری سے یہ مسئلہ لیا ہے۔

۴۔ ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلوٰتہ حتی یفرغ منہا قال قلت و بعد الموت قال و بعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔ (ابنِ ماجہ ۱۱۹)

" جو کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے، حدیث کے راوی نے کہا میں نے کہا اور موت (وصال) کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت (وصال) کے بعد بھی پیش کیا جایا کریگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے، لوضاحت اللہ تعالےٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔"

فؔ، حرفِ عطف ہے اور یہ مجمل پر عطفِ مفصل ہے، اس حدیث کے اجمال کی تفصیل بیان کر دی ہے۔

نہایت ہی افسوسناک حالت میں بعض مسلمان حیران پریشان ہیں جس کا اصل

سبب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انبیائے کرام مرسلین عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آپ پر قیاس کرکے اپنے جیسا سمجھے بیٹھے ہیں، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور آپ کے اخلاقِ عالیہ اوصاف و فرامینِ مبارکہ بے مثل اور لاثانی ہیں ؎

منزہ عن شریک فی محاسنہ

فجوهر الحسن فیہ غیر منقسم

" (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں، آپ میں جوہرِ حسن ناقابلِ انقسام ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواسِ خمسہ ظاہری کی عظمتِ شان دیکھیے، فرماتے ہیں :-

۱- انی اریٰ مالا ترون واسمع مالا تسمعون

(ترمذی، ابنِ ماجہ بحوالہ ذخائر المواریث، ج ۳، ص ۳۶۵)

"بے شک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔"

۲- حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثِ ذیل بیان کرتے ہیں۔

آپ ۷ھ میں اس وقت ایمان لائے تھے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خیبر فتح کر چکے تھے اور مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ دوس کے ساتھ خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام کا تمام قبیلہ ایمان لے آیا۔ فتحِ خیبر کے بعد ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ نبوی میں جماعت کرانے لگے، آپ کا منور چہرہ قبلہ کی طرف تھا۔

نمازیوں کی تعداد کتنی تھی | ۱- ہر ایک کو یہی شوق ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھیں، مدینہ منورہ اور آس پاس کی آبادیوں کے نمازی ذوق شوق سے حاضر ہوئے ہوں گے اور وہ فوج جو جنگِ خیبر سے واپس آئی تھی وہ بھی مسجد میں حاضر ہو گی، جنگِ خیبر میں تین ہزار فوج تھی، بالفاظِ دیگر ہزاروں کی تعداد میں نمازی

جمع ہو چکے ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی نیت کرنے سے پہلے قبلہ رو ہو کر فرمایا:۔

ھل ترون قبلتی ھٰھنا فواللہ ما یخفٰی علی

خشوعکم ولا رکوعکم (بخاری، ج ۱، ص ۶۲ و ۹۸)

" کیا تم میرا قبلہ ادھر دیکھ رہے ہو، اللہ تعالےٰ کی قسم ہے مجھ پر نہ تمہارا رکوع چھپا ہوا ہے اور نہ تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے "

ما یخفٰی علی خشوعکم ولا سجودکم

(مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۶۲)

" مجھ پر نہ تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے اور نہ سجود چھپا ہوا ہے "

اترون قبلتی ھٰھنا فواللہ ما یخفٰی علی

خشوعکم ولا رکوعکم۔

(موطا امام مالک، ج ۱، ص ۱۳۹)

" کیا تم میرا قبلہ ادھر دیکھتے ہو، اللہ عزوجل کی قسم ہے کہ نہ مجھ پر تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے اور نہ رکوع چھپا ہوا ہے "

مسند امام احمد ج ۲، ص ۲۴۴ و ۳۰۳ میں ہے :۔

انی لاریٰ خشوعکم

"بے شک ضرور میں تمہارے خشوع کو دیکھ رہا ہوں "

اور مسند مذکور ج ۲، ص ۳۶۵ میں ہے :۔

ما یخفٰی علی شیئ من خشوعکم

" تمہارے خشوع میں سے ادنٰی شے بھی مجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے "

خشوع کا معنی ہے عاجزی، فروتنی، قرآنِ پاک میں ہے :۔

۱ :۔ خاشعۃ ابصارھم (۲۹/۸) " آنکھیں نیچے کئے ہوئے "

خشوع جوارح (اعضاء) میں بھی پایا جاتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے :۔

۲۔ ویخرون للاذقان ویزید ھم خشوعا (۱۵/۱۲)

" اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے ، اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ۔"

دل میں بھی خشوع پایا جاتا ہے جیسے :۔

ان تخشع قلوبھم (۲۷/۱۸)

" ان کے دل عاجزی کریں "

خشوع فی الصوت (آواز میں خشوع) کے بارے میں ہے :۔

خشعت الاصوات للرحمٰن (۱۶/۱۵)

" اللہ رحمٰن کے حضور آوازیں پست ہو گئیں "

نماز میں خشوع کے متعلق ارشادِ ربانی ہے ۔

الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون (۱/۱۸)

" وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں "

وکانوا لنا خاشعین (۱۷/۶)

" اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں "

احادیث کی کتابوں میں مندرجہ بالا کتابوں کا مرتبہ اور مقام بہت بلند ہے ، ان احادیث سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کتنا وسیع اور نظر کتنی بلند ہے کہ اعضائے جسمانی و باطنی کی کیفیات خشوع اور خضوع جو دل اور باطن کے حالات میں نمازیوں کی ادائیگی نماز میں ہوتے تھے ، وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتے رہتے تھے ۔

حضرتِ وہب بن منبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ معتبر تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے

تمام آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عقل تمام انسانوں سے زیادہ اور آپ کی رائے سب کی آراء سے افضل ہے۔

دوسری روایت میں فرماتے ہیں، میں نے تمام آسمانی کتابوں میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینشِ عالم سے لے کر تا قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں تمام انسانوں کو عقل نہیں دی مگر دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلہ میں ریت کے ایک ذرے جتنی۔ (شفاء شریف، ج۱، ص ۵۵)

اس کی شرح میں علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل تمام دنیا کی ریت کی مانند ہے اور تمام انسانوں کی عقل ریت کے ایک دانے کی مثل ہے اور یہ بطور مثال ہے کیونکہ لوگوں کی عقلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں کوئی وقار نہیں رکھتیں۔ (نسیم الریاض شرح شفاء عیاض، ج۱ ص ۳۷۰)

۴۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ مجید کی آیت فبشر عبادی الذین یستمعون القول الآیۃ (۲۳/۲۶) کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ھم اولو الالباب (وہی صاحبِ لب یعنی عقل والے ہیں) بعض نے کہا لب اور عقل کے سو جزء ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں عقل کے ۹۹ جزء ہیں اور تمام باقی مومنوں میں ایک جزء ہے اور اس جزء کے پھر ۲۱ جزء ہیں، ایک جزء میں تمام مسلمان مساوی ہیں اور وہ ہے کلمۂ شہادت اور باقی ۲۰ جزء ہیں ان میں اپنے ایمان کی حقائق کی مقدار کے مطابق باہم فضیلت حاصل کریں گے۔ (عوارف المعارف، ج۱، ص ۲۵۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سلطان الارواح ہے اور اس روح مبارک کو وہ قوت حاصل ہے کہ اس کا ذوق عرش، فرش اور دیگر عوالم کو چیر کر نکل جائے،

اور یہ روح آپ کے جسم مبارک میں رضا، محبت، قبولیت کی مانند ساکن ہو چکی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس کا ذوق آپ کے کمال کے مطابق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ترابی جسم کا عوالم کو چیر کر نکل جانا ثابت ہے اور یہ وہ کمال ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی کمال نہیں ہے۔

تمییز روح میں یہ ایک خاص قسم کا نور ہوتا ہے جس کی مدد سے روح اشیار کی حقیقت کو کامل طور پر پہچان لیتی ہے، اس پہچان کے لئے روح کسی تعلیم کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ محض دیکھ کر یا سُن کر ہی پہچان لیتی ہے کہ یہ کیا ہے، اس کے حالات کیا ہیں، اس کا مبدأ اور منتہیٰ کیا ہے، اس کا انجام کیا ہوگا، یہ کیوں پیدا کیا گیا ہے۔

پھر اپنی اطلاع کے مطابق روحیں اس پر کھنے میں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ بعض ارواح کی اطلاع قوی ہوتی ہے اور بعض کی ضعیف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی اطلاع قوی ترین ہے کیونکہ دنیا کی کوئی شے اس سے محجوب نہیں ہے اس لئے آپ کو عرش، فرش، علو، سفل، دنیا، آخرت، دوزخ و جنت سب کی خبر ہے اس لئے کہ یہ سب کچھ آپ ہی کی بدولت پیدا ہوا ہے لہٰذا آپ کی تمییز ان تمام جہانوں کو چیر کر نکل جانے والی ہے چنانچہ آپ کو اجرام سماویہ میں سے ہر جرم کا علم ہے کہ یہ کہاں سے پیدا کیا گیا ہے کب اور کیوں پیدا کیا گیا ہے اور اس کا منتہیٰ کیا ہوگا، آپ کو ہر آسمان کے فرشتوں کا علم ہے کہ کون فرشتہ کس فلک پر پیدا کیا گیا ہے، کب پیدا کیا گیا اور ان کا انجام کیا ہوگا اور آپ کو ان کے اختلافِ مراتب اور منتہیٰ درجات کا بھی علم ہے اور اسی طرح آپ کو ستّر حجابوں اور ہر حجاب کے فرشتوں کا بھی علم ہے، اسی طرح آپ کو عالمِ علوی کے اجرامِ نیّرہ کا بھی علم ہے مثلاً ستارے، سورج، چاند، لوح، قلم، برزخ اور وہ روحیں جو

برزخ میں ہیں، اسی طرح آپ کو ساتوں زمینوں، ہر زمین کی مخلوقات اور بحر و بر کی تمام اشیاء کا علم ہے، اسی طرح آپ کو جنت، اس کے درجات، اس کے رہنے والوں کی تعداد اور ان کے مقامات کی پوری واقفیت ہے، علیٰ ہذا القیاس دیگر عوالم کے متعلق بھی آپ کے علم کا یہی حال ہے۔

نظرِ بصیرت کے تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار اجزاء ہیں، ان میں سے ایک جزء آنکھ کی نگاہ میں آیا ہے اور باقی تمام اجزاء وارث کامل عارف (یعنی ولی کامل) کی ذات میں ہیں چنانچہ وہ اپنی ذات سے اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں مگر اس کی نظر تمام کے تمام اجزاء سے ہوتی ہے اور یہ مقام صرف ایک شخص یعنی غوث کو حاصل ہوتا ہے جس کے ماتحت اقطابِ سبعہ ہوتے ہیں۔

حضرتِ والا درجت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

کخردلۃ علی حکم اتصال (قصیدہ غوثیہ)

"میں اللہ تعالےٰ کے تمام شہروں کو رائی کے دانے کے مانند متصل صورت میں دیکھ رہا ہوں۔"

نبی کا مرتبہ غوثِ اعظم سے اونچا ہے، اسی طرح رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے، اولوالعزم رسول کا درجہ رسول سے افضل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ اور بلند و بالا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے علوم و معارف عطا فرمائے، عطا کرنے والے کی عطا میں بخل نہیں اور علوم و معارف لینے والے کے جوہرِ قابلیت میں کوئی تنگی نہیں ہے، ہمت اور حوصلہ نہایت وسیع ہے ؎

لہ ھمم لا منتھی لکبارھا

وھمتہ الصغری اجل من الدھر (حضرتِ حسان رضی اللہ عنہ)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمتیں ہیں، ان کی بڑی ہمتوں کا منتہی ہی نہیں اور آپ کی چھوٹی سی ہمت تمام زمانہ سے بڑھ کر ہے۔"

هل ترون ما ارى انى لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر۔

(حم ق) شرح جامع صغیر، ج ۶، ص ۳۵۳)

"کیا جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو؟ بے شک میں تمہارے گھروں میں گرنے والے فتنوں کو دیکھتا ہوں جیسے قطرے گرنے کے مقامات کو۔"

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت اور واقعات متعلقہ کی طرف اشارہ ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الامم ان تداعى عليكم كما تداعى الأكلة الى قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن يومئذ قال بل انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم وليقذفن الله فى قلوبكم الوهن فقال قائل يا رسول الله ما الوهن قال حب الدنيا وكراهية الموت۔ (ثوبان ابوداؤد، ص ۵۹۰)

"رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قومیں مدعو کریں گی یعنی تمہاری دشمنی پر متفق ہو جائیں گی آپس میں ایک دوسرے کو جس طرح کھانا کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان پر بلاتے ہیں، عرض کرنے والے نے عرض کی ان دنوں ہماری قلت ہو گی؟ فرمایا ان دنوں تم بکثرت ہو گے لیکن تم کمزور ہو گے جس طرح سیلاب کی جھاگ

اور اللہ تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت تمہارے دشمنوں کے سینے سے نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا، ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہن کیا چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے ڈرنا وہن ہے۔"

بلخ کے مفتی علی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی لڑکی نے عرض کیا کہ گلے تک کچھ قے آئی ہے، میرا وضو قائم رہا یا نہیں؟ مفتی صاحب نے اپنی بیٹی کو کہا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، دوبارہ وضو کرو، جب رات آگئی اور مفتی صاحب سو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مفتی صاحب کو خواب میں ملے اور مفتی صاحب کو کہا دوبارہ وضو واجب نہیں، جبتک کہ قے منہ بھر کر نہ ہو، مفتی صاحب نے کہا کہ میں نے یقین کر لیا ہے کہ فتوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر ہوتے ہیں، میں نے قسم کھالی ہے کہ فتوے نہ دونگا۔

(روضہ) تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۱۸۰)

جیسا کہ تمیز کے تحت بیان ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم نے بےمثال نعمتوں سے نوازا ہے۔

سید عبد العزیز دیرینی مشیخت کے اجلاس واقع دیرین میں تشریف فرما تھے، بڑے بڑے صاحبِ روحانیت بزرگ موجود تھے، متفقہ صورت میں قرار پایا کہ بزرگانِ دین میں سے ایک ایک مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرے یا رسول اللہ جس کے خطاب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں اس کو شیخ الوقت تسلیم کیا جائے۔ ہر ایک بزرگ آگے بڑھا اور ندا کی "یا جدی یا رسول اللہ!" مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی آواز پر لبیک نہ کہی، جب سب فارغ ہو چکے تو سید عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لبیک یا عبد العزیز (اے عبد العزیز میں موجود ہوں)

پہلی صف کے تمام نمازیوں نے سن لیا اور باقی صفوف کے نمازیوں نے بار بار مطالبہ کیا کہ دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرو۔ جب سید عبدالعزیز دیرینی نے دوبارہ کہا یا سیدی یارسول اللہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ بار لبیک فرمایا، تمام مجمع نے سن لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مدینہ منورہ میں ہے اور دیرین ملکِ شام کے کسی دور علاقے کا شہر مدینہ منورہ سے بڑے فاصلہ پر ہے۔ (جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۲۰)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالے عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر حاضر ہوئے، دربارِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا ؎

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا
تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ نوبۃ الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

"دوری کے حال میں اپنی روح ارسال کیا کرتا تھا، وہ زمین بوسی کر لیتی تھی۔ ایسی حالت میں وہ میری قائم مقام ہوتی تھی۔
اور اب جسمانی حاضری کے ساتھ حاضر دربار ہوں، دایاں ہاتھ نکالیئے تاکہ میرے لب اس سے حظ حاصل کریں"

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک روضۂ منورہ سے باہر نکلا، امام رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بوسہ لے لیا، کئی ایک بزرگانِ دین اس وقت موجود تھے، ان تمام نے اس شان کو دیکھا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۴۳۲)

تاریخی واقعہ ہے، ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی میں بعہد خاندان غلاماں جبکہ سلطان التمش جیسا شریعت کا پابند بادشاہ سریر آرائے تخت تھا، پانی کی بہت تنگی تھی،

بادشاہ بہت پریشان رہتا تھا، ایک رات خواب میں سرورِ کائنات احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، عرض کیا تو حکم ہوا کہ ایک تالاب بناؤ، اس میں پانی جمع کر لیا کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تھے، فرمایا جہاں میرے گھوڑے کے پاؤں کا نشان ہو اس نشان کے ارد گرد تالاب بناؤ۔ بادشاہ نے صبح اٹھ کر گھوڑے کے پاؤں کا نشان دیکھا، اس کے ارد گرد تالاب بنایا جو حوضِ شمسی کے نام سے مشہور ہوا اور یہ پرانی دہلی میں موجود ہے۔

اہم واقعہ

سلطان ملک العادل نور الدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد سلطنت ۵۵۷ھ میں ظاہر ہوا کہ یورپ کی عیسائی حکومتوں نے باہم مشورہ کر کے دو عیسائی شخصوں کو عربوں کے طور طریقے اور عربی بول چال پر اسلامی احکام کی مکمل تعلیم کے بعد حاجیوں کے لباس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ انور کو روضۂ منورہ سے نکال کر لے جانے کے لئے بھیجا، انہوں نے روضۂ منورہ کے قریب ایک کمرے میں رہائش اختیار کر لی، دن کو تو وہ کھانے پینے، آرام کرنے میں وقت گزارتے، رات کے وقت سرنگ، جو انہوں نے روضۂ منورہ کی طرف لگا رکھی تھی اسے کھودتے اور مٹی تھیلوں میں بند کر کے رات کے وقت ان تھیلوں کو لیکر جنت البقیع میں جا کر مٹی ڈال دیتے تھے اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ رات کو جنت البقیع کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

رات کو خواب میں سلطانِ مذکور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آپ دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں کہ ان دونوں سے مجھے بچاؤ۔ شاہ نور الدین زنگی پریشان ہوا اور کہا یہ خواب ایسا ہی ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر سکے، نیند آ گئی، سرکارِ ابد قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت ہوئی اور آپ نے وہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تو سو رہا ہے

اور وہ دونوں گستاخی کر رہے ہیں، بادشاہ سوچ میں پڑ گیا۔ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت ہوئی اور فرمایا ان دونوں سے بچاؤ۔

نورالدین زنگی نے وزیر کو تیاری کا حکم دیا، ۲۰ تجربہ کار نوجوان تیار ہوئے اور ایک ہزار فوج ہم رکاب ہوئی اور بہت زیادہ مال از قسم سکّہ ساتھ لیا، ۱۶ روز سفر کے بعد مدینہ منورہ پہنچے اور روضۂ مبارکہ کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ کے باہر میدان میں شاہی دربار منعقد ہوا اور منادی کر دی گئی کہ مدینہ منورہ کا ہر ایک شخص آئے اس کی خدمت کی جائے گی۔ مدنی حضرات آنے لگے، بادشاہ دربار کے دروازے پر بیٹھا ہوا ہر آنے والے کی خدمت میں نقدی پیش کرتا تھا۔ جب تمام آ چکے تو بادشاہ نے پوچھا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا؟ لوگوں نے کہا دو نیک پرہیز گار عبادت کرنیوالے روضۂ مبارکہ کے قریب ایک مکان میں رہتے ہیں، وہ رہ گئے ہیں۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں بلا لاؤ۔ جب انہیں بلا کر لائے، بادشاہ نے دیکھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دکھائے ہیں، بادشاہ نے گرفتاری کا حکم دے دیا، مدینہ شریف والے ان کی تعریف کر رہے تھے، گرفتاری پر اعتراض کر رہے تھے،

بادشاہ ان کو لیکر اس مکان میں آیا جہاں وہ رہتے تھے، کمرے میں چٹائی پھیلائی ہوئی تھی، کوئی قابل اعتراض چیز نظر نہ آئی، بادشاہ نے چٹائی اٹھانے کا حکم دیا۔ جب چٹائی اٹھائی گئی تو اس کے نیچے وہ سرنگ نظر آئی جو روضۂ مبارکہ کی طرف لگائی ہوئی تھی اس پر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ان دونوں کو بہت بڑی سزا دی گئی جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ ہم سپین (یورپ) کے رہنے والے عیسائی ہیں، ہمیں عیسائی بادشاہ نے بھیجا ہے اور ہمیں بڑا مال دیا ہے تاکہ جس طرح بھی ہو سکے روضہ پاک تک پہنچ کر آپ کا جسمِ انور لے جائیں۔

جب یہ روضہ کے قریب پہنچے تھے تو آسمان پر سخت گرج پیدا ہوئی اور بجلی چمکی، سخت زلزلہ آیا۔ ان کی اس شرارت پر نورالدین زنگی بے حد زار زار رویا اور حکم دیا کہ ان کی گردن کاٹ دو، چنانچہ دونوں قتل کر دئے گئے اور ان کے جسم جلا دئے گئے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۵۷)

پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ حجرۂ مبارکہ کے گرد خندق کھود دی جائے، خندق پانی کی تہ تک کھودی گئی اور سکہ پگھلا کر اسے بھر دیا گیا، گویا ایک طرح حجرہ مبارکہ کے اردگرد پانی کی تہ تک سکہ کی دیوار چلی گئی۔ نورالدین زنگی اس اہم دینی خدمت کے بعد ملکِ شام اپنے دارالخلافہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوئ ظاہری، باطنی، روحانی کے کمالات یا ان کی تجلیات بے حد وحساب ہیں، کسی تحریر وتقریر میں اتنی گنجائش کہاں کہ آپ کے کمالات بیان ہوسکیں، آپ کے امتیوں کی عظمتِ شان بیان کرنا بھی کارے دارد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ

(فیض القدیر، ج۱، ص ۱۴۲)

" مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے"

اور ترمذی میں ہے و ینطق بتوفیق اللہ " اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بولتا ہے، قرآنِ مجید میں ہے ان فی ذٰلک لاٰیت للمتوسمین (۱۴/۵) "بیشک اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں"، تفسیر مظہری ج ۵، ص ۲۵۰ میں ہے للمتفرسین " صاحبانِ فراست کے لئے"، لیعنی چیزوں کے ظاہر اور ان کی تاثیر و اثر ظاہری کو دیکھ کر ان کے باطن تک کو پہچان لیتے ہیں۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں اور میری امت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محدث ہیں۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۲۰)

حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے، اثنائے خطبہ میں بلند آواز سے فرمایا یاساریۃ الجبل الجبل! تمام حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے اور خیال کرنے لگے کہ نہ معلوم خلیفہ صاحب کو کیا ہوگیا، ساریہ تو فوج لے کر ایران کے شہر نہاوند میں دشمنوں سے جنگ کر رہے ہیں، کہاں مدینہ شریف اور کہاں نہاوند، (جو کوہِ الوند کے پاس ہے)۔

چند روز کے بعد مدینہ منورہ میں فتح کی خبر آئی اور خبر لانے والے نے کہا کہ فتح کی صورت یہ ہوئی کہ دشمن بہت بڑی فوج پہاڑ کے پیچھے جمع کر کے حملہ کرنے کو تھا کہ خلیفۂ وقت حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آواز سالارِ لشکر حضرتِ ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو سنائی دی یاساریۃ الجبل الجبل! ساریہ نے فوراً فوج کو پہاڑ کے پیچھے کی طرف دشمن پر حملہ کرنے کا حکم دیا، حملہ کرتے ہی دشمن ہراساں ہو کر بھاگ نکلا اور فتح حاصل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۰)

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی نظر خطبۂ جمعہ دیتے وقت ایران کے شہر نہاوند پر پڑی اور ان کی آواز اتنی دور پہنچی اور حضرتِ ساریہ نے اتنی دور سے آواز سن بھی لی ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۲۔ بیان کرتے ہیں کہ خواجۂ بزرگوار قطب الاخیار خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ ایک روز معرفت کی باتیں کر رہے تھے کہ ایک نوجوان آیا، بزرگوں کی صورت میں خرقہ پہنے ہوئے تھا اور مصلّٰی کندھے پر رکھے ہوئے تھا، وہ ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد اٹھا اور کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ

"مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالٰے کے نور سے دیکھتا ہے"

اس حدیث کا بھید کیا ہے ؟ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا بھید یہ ہے کہ تو زنّار (جنیو) اتار دے اور ایمان لے آ ! جوان نے کہا نعوذ باللہ کہ مجھ میں زنار ہو۔ خواجہ صاحب نے ایک خادم کو حکم دیا کہ جوان کا خرقہ اتار دے، جب خرقہ اتارا گیا تو زنار ظاہر ہو گیا، جوان نے فوراً زنار توڑ ڈالا اور ایمان لے آیا۔

(روح البیان، ج ۴، ص ۴۸۱)

حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالٰے عنہ کے خلیفہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ اپنے تصرفات حتی الوسع ظاہر نہیں کیا کرتے تھے اور جب کبھی ظاہر کرتے تو صرف اس نیت سے کرتے کہ مشائخ اور اولیاء اللہ کا وقار قائم رہے۔

مختصراً ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے :

مرزا الغ بیگ کے زمانہ میں مشہور محدث امام جزری رحمۃ اللہ علیہ سمرقند میں تشریف لائے۔ سید عثمان ماوراء النہری کی تصحیح و تحقیق میں مصروف تھے، بعض حسد کرنے والوں نے عرض کیا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں بہت سی احادیث بیان کرتے ہیں، ان کی صحت سند معلوم نہیں ہوتی، حضرت شیخ اس کی تحقیق فرمائیں، مرزا الغ بیگ سے کہا گیا، انہوں نے بخارا شریف قاصد روانہ کیا اور حضرت خواجہ محمد پارسا سے درخواست کی کہ تشریف لائیں۔ شیخ خواجہ عصام الدین کے ساتھ (جو سمرقند میں شیخ الاسلام تھے) آئے اور اس وقت کے بڑے بڑے تمام داناؤں کا مجمع ہوا، بہت بڑا اجلاس ہوا، حضرت اس اجلاس میں تشریف لائے۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب سے کہا اپنی روایت سے حدیث بیان کرو۔ جب حدیث بیان کی تو امام جزری نے کہا حدیث تو صحیح ہے لیکن جو سند

آپ نے بیان کی ہے، میرے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ حاسد لوگ بہت خوش ہوئے، خواجہ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا۔ امامِ جزری نے اس پر بھی وہی اعتراض کیا۔ حضرتِ خواجہ محمد پارسا کو حقیقۃً معلوم ہو گیا کہ جو سند بھی بیان کروں گا، قبول نہیں کریں گے،

چند منٹ خاموش ہو کر مراقب ہو گئے، بعدہٗ امامِ جزری کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا آپ فلاں سند کو مانتے ہیں اور اس کتاب کی سندوں کو معتبر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اس کتاب کی تمام سندیں معتبر ہیں محققین کو اس پر کوئی شبہ اور دغدغہ نہیں ہے، اگر آپ کی سندیں اس کتاب میں ہوں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

حضرتِ خواجہ نے خواجہ عصام الدین شیخ الاسلام سمرقند کی طرف منہ کیا اور کہا کہ آپ کے کتب خانہ میں فلاں طاق میں فلاں فلاں کتاب کے نیچے یہ سند جس کا میں نے نام لیا ہے، رکھی ہوئی ہے، اس کی تقطیع اس طرح کی ہے اور اس کی جلد اس طرح کی ہے اور اس سند میں چند ورق کے بعد فلاں صفحہ میں یہ حدیث ان اسناد کے ساتھ جو بیان کی گئیں مفصل تحریر ہیں، مہربانی کر کے اپنے کسی شاگرد کو بھیجو تاکہ بہت جلد لے آئے۔

خواجہ عصام الدین کتب خانہ کا مالک پریشانی میں تھا کہ مذکورہ سند وہاں ہے یا کہ نہیں، اور تمام اہلِ مجلس حیران ہو گئے اور تعجب کرنے لگے، یہ بالکل واضح تھا کہ خواجہ محمد پارسا کبھی خواجہ عصام الدین کے کتب خانہ میں نہیں گئے تھے۔ خواجہ عصام الدین نے خادموں میں سے ایک کو جلد تر روانہ کر دیا کہ جو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں، معلوم کر کے اگر کتاب مذکور مل جائے تو لے آئے۔

وہ شخص گیا اور سند مذکور کو جو بعینہٖ طریقہ کے مطابق تھی، مجلس میں لے آیا، وہ حدیث اسی صفحہ میں جس طرح بیان کیا گیا تھا، اسی سند اور اسی صورت سے ملی، تمام مجلس میں خروش بلند ہوا، امام جزری اور تمام علماء حیران ہو کر رہ گئے، سب سے زیادہ

خواجہ عصام الدین کو حیرت تھی کہ اسے اپنے کتب خانہ میں اس کتاب کے ہونے کا علم نہ تھا۔

جب یہ واقعہ مرزا الغ بیگ کو معلوم ہوا تو وہ حضرت خواجہ پارسا کو بخارا سے طلب کرنے کے باعث بہت ہی شرمسار ہوئے۔ (رشحات، ص ۶۰، ۶۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بڑے بڑے صاحبِ کمال گزرے ہیں، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رحمت اور فیضان کی برکات سے مالامال ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے جسمانی، روحانی، نورانی تجلیات کی فراوانی کا تذکرہ قرآنِ مجید کی آیات و احادیث کی روایات اور بزرگانِ دین کے ملفوظات اور معتبر حالات کی کتابوں اور بالخصوص سید عبدالعزیز دباغ شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ابریز مطبوعہ مصر (جس کا ترجمہ اردو بنام خزینہ معارف لاہور میں چھپ چکا ہے) تفصیل سے ملتا ہے، چند مثالیں بزرگانِ دین کی بیان کی گئی ہیں۔

آمدم برسرِ مطلب! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت! آپ نے کسے سلام کا جواب دیا ہے؟ آپ نے فرمایا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اوپر سے گزرے ہیں، انہوں نے مجھے سلام کیا، میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ (انوارِ محمدیہ، ص ۴۸۲)

سنہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ ہوئی، اس صلح میں بنی بکر قریش کے ساتھ تھے اور بنی خزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عہد تھے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ہاں تھے، آپ حسبِ معمول تہجد کی نماز کے لئے اٹھے اور وضو کرنے کی جگہ بیٹھے تو میں نے سنا کہ آپ نے کسی سے، جیسے کوئی پاس ہوتا ہے، تین بار لبیک لبیک کہا اور فرمایا نُصِرْتَ نصرت (تو مدد دیا گیا، تو مدد دیا گیا، تو مدد دیا گیا)

میں نے عرض کیا کہ آپ لبیک لبیک اور نصرت نصرت کسے فرما رہے تھے؟ فرمایا بنی خزاعہ کا راجز (مکہ میں تھا اور آپ مدینہ منورہ میں تھے) مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ قریش عہد توڑ کر بنی بکر کی مدد کر کے ہم کو قتل و غارت کرنے پر آمادہ ہیں، میں اسے کہہ رہا تھا کہ ہم تمہاری قوم خزاعہ کی مدد کریں گے چنانچہ آپ نے حسبِ وعدۂ غیبی قریش پر چڑھائی کی اور مکہ فتح کیا۔ (طبرانی)

آپ نے خزاعہ کے راجز (فریاد کرنیوالے) کی تقریباً ۳۰۰ میل دور یعنی مکہ سے آواز سنی اور جواب دیا۔

بخاری شریف کی حدیث ہے :۔

لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا (فتاویٰ سیوطی ج ۱، ص ۵۶۱)

" میرا بندہ جو ہر وقت نوافل میں مشغول رہ کر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے تو میں اس کو پیارا (محبوب) بنا لیتا ہوں اور اس کے کان ہو جاتا ہوں اس سے سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں کہ اس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں کہ اس سے چلتا ہے "

ٹیلیفون، تار برقی، وائرلیس اور طرح طرح کی انسانی مادی ایجادات کو تسلیم کرنیوالو! سر چشمۂ روحانیت کے فیضان و کرم نوازی کو مدِ نظر رکھکر بچشمِ دل وجاں مادہ پرستی کو نظر انداز کرتے ہوئے انبیاء و مرسلین کے قوائے جسمانی و روحانی اور اولیاء اللہ کے کمالات کو مان لو اور تشکوک و شبہات کو بالائے طاق رکھو ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را!

وما علینا الا البلاغ

طالبِ دعا :۔ محمد سعید شبلی عفا اللہ عنہ

سرگذشت (آپ بیتی)

راقم الحروف کی آپ بیتی شنیدنی اور خواندنی ہے کوئی ۵ سال عمر تھی، والدہ تو اس سے پہلے کوئی دو سال کی عمر میں فوت ہو چکی تھی، دادی نے اپنی مہربان رابعہ عصر شب بیدار پہلی دادی غوث بی بی مرحومہ مغفورہ کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھا دیا اس بزرگ مرحومہ مغفورہ نے نہایت پیار اور محبت سے سال کے اندر قرآنِ مجید ختم کرادیا' یہ بزرگ محترمہ ایک عالم کی لڑکی تھی، اس نے ایک بزرگ حافظہ عورت سے قرآن شریف پڑھا تھا، اس حافظہ بزرگ عورت نے حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سے قرآن شریف حفظ کیا تھا، حافظ محمد اسمٰعیل صاحب احقر کے دادا کے چچازاد بھائی تھے اور وہ چھوٹی عمر میں پڑھنے کے لئے دہلی جا رہے۔ اس زمانہ میں ریل گاڑی نہیں تھی، وہ پا پیادہ چلتے ہوئے راستہ میں خواجہ ابو سکوسالی سرسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر رات بھر درود شریف یا باختلافِ روایت الحمد شریف پڑھتے رہے۔

پچھلی رات روضہ سے آواز آئی اے لڑکے! جس ارادے سے دہلی جا رہا ہے واپس اپنے گھر چلا جا، تیرا مقصد گھر پر ہی حاصل ہو جائے گا، واپس آگئے، اسی استاد سے پڑھنا شروع کیا، سال کے اندر قرآن شریف حفظ کر لیا اور باقی علوم عربی، فارسی وغیرہ روحانی کمالات اللہ تعالےٰ کی عطا سے حاصل ہو گئے۔

جب احقر نے قرآن شریف ختم کر لیا تو پنجابی زبان کی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھیں، پھر اردو میں اسلام کی پہلی، دوسری، شاید کہ تیسری کتاب بھی مولانا غلام قادر بھیروی کی تالیف کردہ پڑھیں، پھر فارسی کی پہلی، فارسی کی دوسری، کریما مشفق، مہربان استاد حضرت مولانا مولوی قاضی

رکن الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ امام مسجد عیدگاہ و قاضی شہر فریدکوٹ سے پڑھیں، چند سال بعد سکول میں داخل ہوا، سکول میں داخل ہونے سے قبل مخلص سُنّی حضرات سے تعلق برابر رہا۔

سکول میں ایک بہت بڑے عالم حافظِ قرآن مجید، فارسی اور عربی کے فاضل تھے، عربی کے اعلیٰ امتحان کی کامیابی پر سونے کا تمغہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ملا تھا، بڑے پرہیزگار تھے، جمعہ میں تقریر قرآن شریف کی آیات مختلف مقامات سے ملاکر مدلل بیان کرتے تھے، ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے، عقدِ انامل کے طریق سے ذکر کے وقت انگلیاں چلتی رہتی تھیں، ان کا نام مولوی حافظ محمد عبدالحلیم صاحب تھا، سکول ٹائم کے بعد ان کے مکان پر جاکر عربی ادب کی کتابیں، تفسیر، حدیث پڑھا کرتا تھا، ان سے بہت محبت تھی، دل میں یہ خیال آیا کرتا تھا کہ چونکہ لاہور کی جامع مسجد چینیاں والی کے بڑے مولوی رحیم بخش صاحب کے شاگرد ہیں، یہ تقلید نہیں مانتے کسی ایسی کتاب کا علم نہ تھا نہ ہی کبھی پڑھنے میں آئی کہ تقلید کا ماننا ضروری ہے یا نہیں!

آخر ایک روز سکول سے چھٹی تھی، مولوی صاحب کے مکان پر پہنچا تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے امام بُونی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شمس المعارف کبریٰ کا مطالعہ کر رہے تھے، میں نے عرض کیا ایک ضروری مسئلہ دریافت کرنا ہے، انہوں نے کہا کونسا مسئلہ؟ میں نے کہا مسئلہ تقلید دریافت کرنا ہے، تقلید ضروری ہے یا کہ نہیں؟ مولوی صاحب نے چینیاں والی مسجد کا ایک واقعہ ذکر کیا کہ جتنے طلباء اور اساتذہ مسجد مذکور میں تھے ایک حدیث کے متعلق جھگڑتے رہے، لڑائی ہوتی رہی، فرمایا کہ میرے استاد مولوی رحیم بخش صاحب نے فرمایا دیکھو یہ لڑائی یا جنگ تقلید نہ ماننے کے باعث ہے، تقلید مان لیں تو یہ تنازعہ نہ رہے، مسکین کی تسلی ہوگئی، اس کے بعد تقلید پر

مستقل کتابیں پڑھنے میں آئیں، اچھی طرح سے تسلی ہو گئی۔

تقریباً دس سال کے بعد لطف بالائے لطف دیکھئے کہ ماہ اگست ۲۰ء میں انجمن ارائیان ہند لاہور کے دفتر میں شرقپور شریف کے حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کی درخواست آئی ہوئی تھی کہ یہاں ارائیں برادری کی اصلاح کے لئے کوئی عالم بھیجو، قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند، سیکرٹری نے شرقپور شریف جانے کا مراسلہ دے دیا، بے حد خوشی ہوئی کہ حضرتِ والا درجت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔

جمعہ کا دن تھا، پہلی اذان کے وقت وہاں جا پہنچا، شوق تھا کہ حضرت میاں صاحب کی تقریر سنوں گا مگر افسوس کہ حضرت صاحب نے تقریر پر کسی اور عالم کو کھڑا کر دیا۔ نماز ہو چکی، حضرت میاں صاحب مکان کی طرف روانہ ہو گئے، کسی ایک سے مکان کا پتہ دریافت کیا، ان کے پیچھے روانہ ہوا، بازار میں کہیں نظر نہ آئے، وہ گلی جس میں مکان تھا اس گلی کے درمیان جا رہے تھے، تیزی سے چل کر ملا، سلام عرض کیا، نام دریافت کیا تو عرض کیا نام محمد سعید ہے، فرمایا بہت اچھا نام ہے، بیٹھک میں پہنچے، فرمانے لگے بیٹھو! بیٹھنا خلافِ ادب جان کر نہ بیٹھا، دوبارہ فرمایا ایک اور شخص تھا اس نے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں ورنہ میاں صاحب مکان کے اندر چلے جائیں گے۔

یہ سن کر جوتا اتارا اور بچھی ہوئی صف پر قدم رکھا، میاں صاحب نے ایسا ہی کیا اور ایک کتاب بنام انصاف، مؤلفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا صفحہ ۷۔۱۰ نکال کر دے دیا کہ اس کو پڑھو، اس میں تقلید کا مسئلہ تھا، جس کا ملخص یہ ہے۔

"ہندوستان والوں کے لئے واجب ہے کہ حنفی مذہب رہیں"

مسکین نے جیسا اوپر ذکر کیا کہ استادی نے تقلید کا مسئلہ حل کر دیا تھا لیکن شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ اٹل فیصلہ معلوم نہ تھا، بغیر سوال کرنے کے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عملاً بہ اتقوا فراسۃ المؤمن کے مزید تحقیق اور تسلی سے نوازا۔

عالم جلیل حضرت مولانا علامہ محمد سعید صاحب نبلی علیہ الرحمہ

استاذ العلماء، سند الاصفیاء حضرت مولانا علامہ الحاج ابو الحمید محمد سعید صاحب نبلی نقشبندی چشتی، قادری، حامدی، رضوی فرید کوٹی علیہ الرحمہ دس ذوالحجۃ المبارک ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۶ء کو حضرت مولانا قائم الدین علیہ الرحمہ کے ہاں تولد ہوئے۔ جو ایک باعظمت ارائیں خاندان کی بلند ترین شخصیت تھے۔ ابھی آپ ساڑھے تین برس کے بھی ہونے نہ پائے تھے کہ والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ انتقال فرما گئیں۔ دادی صاحبہ نے پرورش کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت کا انتظام کچھ اس طرح کیا کہ ایک نہایت پاکباز صالحہ خاتون غوث بی بی کے ہاں قرآن پاک پڑھنے کے لئے بٹھا دیا۔ ڈیڑھ سال کے مختصر سے عرصے میں جبکہ آپ کی عمر تقریباً پانچ سال تھی۔ قرآن پاک ختم کر لیا۔ ابتدائی مسائل پر مشتمل پنجابی کتب والد ماجد علیہ الرحمہ سے پڑھیں پھر فارسی، اردو کی ابتدا حضرت مولانا قاضی محمد رکن الدین علیہ الرحمہ قاضی شہر اور خطیب و امام جامع مسجد عید گاہ فرید کوٹ سے کی۔ بعدہٗ سکول میں داخلہ لیا۔ اور صرف بیس دن بعد تیسری جماعت میں بٹھا دیئے گئے کیونکہ آپ کی ذہانت و فطانت قابل داد تھی۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات الیسی ضرب المثل کے آپ صحیح مصداق ثابت ہوئے۔ ہر جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ پانچویں جماعت کا نتیجہ آپ کے لئے نعمت خاص بن کر نکلا۔ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم نے کلاس نہم میں ترقی کی سفارش کر دی۔ اور پھر پانچویں سے کلاس نہم میں پہنچ گئے

سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے سکول کے نامور مدرس مولانا محمد عبد الحلیم صاحب عربک گولڈ میڈلسٹ ایم او ایل سے بعد نماز ظہر درس نظامی کی تعلیم شروع کردی جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف اور ترجمۃ القرآن اسی اثنا میں پڑھا پھر اورنٹیل کالج لاہور سے منشی فاضل نیز انگریزی میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ یہاں بھی آپ کی محنت و ذہانت رنگ لائی۔ اوّل پوزیشن میں کامیابی سے متاثر ہو کر کالج کے پرنسپل اے سی وُلز من نے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ کچھ مدت بعد آپ نے عربی فاضل کی سند بھی حاصل کر لی۔

حضرت علاّمہ شبلی علیہ الرحمۃ کی تعلیم و تربیت کچھ اس نہج پہ ہوئی تھی کہ علم و عمل کا ایک حسین پیکر بن کر ابھر رہے تھے۔ سکول اور کالج کا ماحول نہ جانے کتنا اچھا ہو گا کہ اس وقت کے طلبا اپنے ہی ایک سکول کے طالب علم آپ کے عمل و کردار اور سیرت سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اکتساب علم کی آرزو کر دی۔ آپ نے عدیم الفرصتی کے باعث جواب دینے کی بجائے جامع مسجد میں شبینہ کلاس کا اجرا کر دیا۔ ان گنت طلبا نے آپ سے استفادہ کیا۔

حصولِ علم کے لئے کسی بھی انسان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں مسلم و غیر مسلم اساتذہ کی پابندی نہیں۔ البتہ مسلمان طالب علم کا عقیدۃً پختہ ہونا از حد ضروری ہے۔ تاکہ غیر مسلم اساتذہ کے غیر اسلامی نظریات کے جراثیم اثر نہ کر پائیں عموماً شاگرد اپنے استاذ کی باتوں میں آ کر بعض اوقات بہک جاتے ہیں۔ اور اپنے ہی مذہب و مسلک پر اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا ایمان کمزور پڑ جاتا ہے۔ مگر حیرانگی کی بات ہے کہ حضرت علامہ شبلی علیہ الرحمۃ نے اپنے طالب علمی کے زمانہ میں کئی غیر مسلم اساتذہ سے استفادہ کیا۔ ان سے کسی مسئلہ میں متاثر ہونے کی بجائے خداداد ذہانت و فطانت کا سکّہ ان کے دلوں پر بیٹھے۔ اور وظائف حاصل کرتے رہے۔

آپ نے جن اہل علم وفن سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ ان میں سے چند نامور اساتذہ کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں :۔

- مولانا قائم الدین صاحب علیہ الرحمۃ (م ۱۹۵۶ء) (والد ماجد)
- رابعۂ عصر محترمہ غوث بی بی علیہا الرحمۃ
- مولانا قاضی محمد رکن الدین، قاضی وخطیب شہر فرید کوٹ
- مولانا حافظ عبد الحلیم صاحب قریشی بی اے اوایل عربک ایم او ایل گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی
- مولانا محمد دین پروفیسر اعلیٰ شعبہ فارسی اورنٹیل کالج لاہور
- مولانا رشید احمد ابن مولانا فیض الحسن سہارن پوری (شبلی نعمانی کے استاذ)
- مولانا عبد العزیز مدرس شاہی مسجد لاہور
- مولانا کمال الدین فاضل مراد آباد
- پادری اے سی وُولز رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی و پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور
- ماسٹر جیشی رام شایق چشتی[1]

تصانیف

تبلیغ اسلام کا انتہائی اہم شعبہ تصنیف وتالیف اور نشر واشاعت ہے اس سلسلہ میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ چنانچہ آپ نے "شریعت" نامی ایک ماہوار رسالہ فیروز پور چھاؤنی سے جاری کیا۔ جو عرصہ دراز تک خدمتِ دین انجام دیتا رہا مضامین کا انتخاب، اہل علم وقلم کے رشحات، دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنے وقت کے بلند پایہ ادیب، عظیم مؤرخ، بے نظیر محقق ومصنّف اور صاحب علم وتقویٰ شخصیت تھے۔ ماہنامہ شریعت کے چند شمارے میرے پیش نظر ہیں۔ بہترین مضامین کے

---

[1] مزید حالات کے لئے دیکھئے تعارف علماء (۲) مصنفہ از مولانا محمد صدیق صاحب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

علاوہ اکابر علماء اہلسنت کے خطوط بھی اس میں درج ہیں۔ جن کی آراء مسلّم جن کی پسندیدگی سندِ قبولیّت ملاحظہ فرمایئے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے لختِ جگر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے مکتوب گرامی حضرت علّامہ شبلی علیہ الرحمۃ کے نام ارسال فرمایا۔ جس کا عکس درج ذیل ہے ایک نظر اس پر ڈالئے اور فیصلہ کیجئے کہ حضرت علّامہ شبلی علیہ الرحمہ کو اس وقت بھی کتنا مقام حاصل تھا۔ سچ کہا کسی نے "ولی را ولی می شناسد"

شریعت ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ

فرمان اعلیحضرت عظیم البرکت حجۃ الاسلام امام اہل السنت علامۃ الحاج

مولٰنا مولوی مفتی قاری شاہ محمد حامد رضا خانصاحب قادری نوری رضوی زیب سجادہ

بریلی شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

نَحْمَدُ اللّٰهَ خَالِقَ النَّسَمِ — بَارِءَ اللَّوْحِ ذَرِاءَ الْقَلَمِ
وَنُصَلِّيْ عَلَى الْحَبِيْبِ لَهٗ — سَيِّدِ الْخَلْقِ خَيْرِ كُلِّهِمِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ — وَعَلَى التَّابِعِيْنَ ذِى الْكَرَمِ
عِبْ هٰذَا انْتَمَتْ مِنْ سِفْرٍ — اِسْمُهٗ لِلشَّرِيْعَةِ كَسَمِى
اَيَّدَ اللّٰهُ مُدِيْرَهُ الشِّبْلِىْ — مَتَعَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْحِكَمِ
حَامِدٌ فَادْعُ لَهٗ تَضَرُّعًا
دِيْمَ فِى الْكَوْنِ مَا اَنْهَلَ الدِّيَمِ

۷۸۶

فقیر نے رسالۂ مبارکہ شریعت کے بعض پرچے جستہ جستہ چند مقامات سے مطالعہ کئے۔ الحمدللہ اسے مطابق احکام شریعت و موافق عقائد حقہ اہلسنت اسم بامسمّٰی پایا۔ یہ رسالہ بنگرانی اور سرپرستی ایک عالم مقتدائے قوم وملت فقیر کے ماذون ومجاز طریقت فاضل جلیل و عالم نبیل جناب مولٰنا مولوی محمد سعید شبلی فریدکوٹی ماہانہ نشر و اشاعت پاتا اور فیروزپور چھاونی (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے مولٰے تعالٰی یومًا فیومًا روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور عامۂ اہل اسلام و برادران اہلسنت کو عمومًا اور فقیر کے عزیزان طریقت و خواجہ تاشان قادریت و یاران رضویت کو خصوصًا اسکی اعانت اور خدمت کی توفیق رفیق کرے۔ آمین۔

(دستخط اعلیحضرت حجۃ الاسلام) فقیر محمد حامد رضا خان (صاحب مدظلہٗ) قادری نوری غفرلہٗ

۲۳۔ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

شریعت　　۱۵　　اپریل۔ ۱۹۳۴ء

فرمان مفتی اعظم

حضرت قبلہ مولٰنا مولوی مصطفےٰ رضا خانصاحب قادری۔ نوری۔ بریلوی مدظلہ العالی

الحمد للّٰہ واصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب عزیز محترم مولٰنا محمد سعید شبلی صاحب سلمہٗ کی ادارت سے ایک ماہوار رسالہ فیروزپور سے "شریعت" نام شائع ہوتا ہے۔ آج میں اسکے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا۔ میرے خیال میں یہ رسالہ بہت خوب ہے، ضروری اور بہت کارآمد مضامین پر مشتمل ہے۔ میں عزیز مولٰنا موصوف کو اس ضروری رسالہ سراپا شریعت کے اجراء پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ مولٰی عزوجل اسے جاری رکھے۔ اور مولٰنا سلمہٗ کو خدمات دین و مذہب کی بیش از بیش توفیق دے۔ اور انکی خدمتیں قبول فرمائے۔ آمین۔

کام بہت نازک ہے۔ نہایت حزم و احتیاط درکار ہے۔ اپنے مضامین بھی نہایت غور و تامل سے لکھیں۔ اور غیروں کے مضامین بھی نہایت غائر نظر سے دیکھ کر درج رسالہ کیا کریں ذرا بھی کسی کی رعایت ملحوظ نہ رکھیں۔ جو لفظ خلافِ شریعت ہو فوراً اصلاح کرلیں۔ واللہ الموفق

دستخط (حضرت قبلہ مفتی اعظم) مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری نوری عفی عنہ

۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

اور پھر حجۃ الاسلام بریلوی کے مبارک خط کے بعد شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ماہنامہ شریعت کی پسندیدگی پر جو فرحت نامہ ارسال فرمایا اس تحریرِ دلنواز سے آپ اپنے قلب و نظر کو منور کر چکے ہیں۔ اس نامہ گرامی کے مطالعہ سے واضح ہو رہا ہے کہ ماہنامہ شریعت کا اکابر کی نظر میں کیا مقام تھا۔ کسی کتاب کی مقبولیت اسی کے مصنف کی مقبولیت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ تصنیف کی پسندیدگی صاحب تصنیف کی عظمت پر دال ہوا کرتی ہے، اور اس کے علم و فضل کی عکاس بھی ہوتی ہے۔ اسی سے زہد و تقویٰ کا معیار نظر آتا ہے۔ اس ماہوار رسالہ شریعت میں اکثر مضامین مولانا محمد سعید شبلی خود لکھتے رہے اور وہ مضامین اُردو ادب اور عقائد و اعمال میں آج بھی ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ماہنامہ شریعت کے علاوہ آپ نے ماہنامہ مشرق بھی جاری رکھا۔ ان رسائل کے علاوہ آپ کی گرانمایہ تصانیف کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ آپ کی تصنیفی تبلیغ سے بھی قارئین کرام متعارف ہوسکیں۔

تفسیر قرآن (جلد اول) اشاعت نماز، خطبہ عید الاضحیٰ، خطبہ افتتاحیہ آل انڈیا نماز کانفرنس ۱۹۴۱ء، مسائل عید الاضحیٰ۔ شب برات۔ تفسیر حروف

مقطعات جواہر البحار (غیر مطبوعہ) الراز الرکائز۔ کشف الستار، احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام، القول الثابت۔ البیّنات در مسئلہ زکات۔ فیوض ربانی در وجوب قربانی۔ اربعین من احادیث سید المرسلین۔ سیرت غوث اعظم، سیرت بابا فرید، اشاعت نماز۔ بے مثل بشر۔ محدثین ہند و پاک۔ اصح المطالب البیان فی قیام رمضان وغیرہ

فیضانِ اکابر

علامہ شبلی صاحب علیہ الرحمۃ کو روحانیت میں بھی ایک مقام حاصل تھا شریعت و طریقت کی جامع شخصیت تھے۔ ظاہری و باطنی طور پر ملّت اسلامیہ کی جن نامور ہستیوں سے مستفیض ہوئے۔ ان میں سے چند اسمائے گرامی ملاحظہ فرمایئے۔

- حضرت شیخ الاسلام پیر سیّد علی حسین صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ
- حضرت شیر ربّانی میاں شیر محمّد صاحب نقشبندی شرق پوری علیہ الرحمۃ
- حضرت مفتی اعظم مولانا سید ابو محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری علیہ الرحمۃ
- حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ
- حجۃ الاسلام شہزادہ مجدد ملت حضرت مولانا حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ
- شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ
- صدر الافاضل حضرت مولانا الحاج الحافظ الحکیم سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ
- شیخ الاسلام حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ

- مجدد وقت حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی علیہ الرحمۃ
- حضرت محدث اعظم مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رضوی علیہ الرحمۃ
- حضرت مولانا احمد مختار میرٹھی علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا محمد صالح نقش بندی علیہ الرحمۃ
حضرت پیر غوث محمد چشتی صابری علیہ الرحمۃ
حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمۃ
روحانی طور پر حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ نے بحالتِ خواب ۱۹۴۸ء میں نوازا۔

فضائل درود وسلام میں آپ بیتی کے عنوان میں حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کے کشف وتصرف کا اہم واقع درج فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ شرقپور شریف حاضری ہوئی اس سے قبل مسئلہ تقلید کے بارے میں کچھ تفکر میں تھا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے از خود حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف "الانصاف" کا صفحہ ۶۸ نکال کر فرمایا اسے پڑھو۔ اس میں لکھا کہ ہندوستان والوں کے لئے واجب ہے کہ وہ حنفی مذہب رہیں۔

اس قسم کے اور واقعات بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اختصار دامن گیر ہے اس لئے آپ کے اکابر تلامذہ میں سے چند ایک کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ ضرب المثل ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور استاذ اپنے ارشد تلامذہ سے چنانچہ آپ اس محاورہ کے پورے پورے مصداق ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے ان تلامذہ کے اسماء گرامی جن کو اہل سنت وجماعت میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

پیر طریقت، فخرِ ملت حضرت مولانا علامہ الحاج غلام قادر اشرفی صاحب رحمۃ (لالہ موسیٰ)

مولانا علم الدین صاحب

چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایم اے۔ ایل ایل ایم سابق ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

- مولانا عبد الحفیظ صاحب خطیب جامع مسجد رینالہ خورد
- مولانا عبد العزیز صاحب جامع مسجد عارف والا
- مولانا نظام الدین صاحب
- مولانا قاری عبد الرشید صاحب
- خطیب ملت مولانا قاری احمد حسن صاحب علیہ الرحمۃ۔ گجرات
- مولانا عبد الحمید بن حضرت شبلی علیہما الرحمۃ
- مولانا فیض علی صاحب خطیب گڑھی شاہو

—— ان تلامذہ کے علاوہ بے شمار علم کے متلاشیوں نے ان سے فیض پایا۔

عملی زندگی

یوں تو آپ کی عملی زندگی کا آغاز ابتدائی تعلیم سے ہو چکا تھا۔ کیونکہ گھریلو ماحول دینی پایا۔ والد ماجد ایک ممتاز عالم دین کی حیثیت رکھتے تھے۔ دادی صاحبہ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ جن کی تربیت کا اثر آپ کی پوری زندگی میں نمایاں رہا۔ پھر رابعہ عصر محترمہ غوث بی بی نے اپنے لخت جگر کا مقام دیتے ہوئے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ بعدہٗ نہایت عبادت گذار اساتذہ کی عملی سپرٹ کے اثرات قبول کرتے رہے حتیٰ کہ زمانہ طالب علمی میں طلبا نے آپ سے استفادہ کیا۔ تاہم عملی زندگی میں باقاعدگی

سے آپ نے حصولِ تعلیم کے بعد قدم رکھا۔ اس دور کو مختلف شعبوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

درس و تدریس۔ تعلیم و تعلّم، تصنیف و تالیف، وعظ و تقریر، خطابت، مجالسِ ذکر و فکر، تعمیر مساجد و مدارس وغیرہ۔

ایک صحیح عالمِ دین کی خوبی یہی ہے کہ وہ عملی زندگی میں ان تمام شعبوں پر کماحقہٗ اثر انداز ہو کہ اس دُنیا فانی میں خدا و رسول کی طرف سے جن فرائض کی بجا آوری ضروری ہے۔ ان کو خلوصِ قلب سے انجام دے سکے۔ چنانچہ آپ نے انہی خطوط پر اپنی زندگی گزاری۔ جملہ شعبہ ہائے تبلیغ کو پورا کرنے میں خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے رہے۔ ان پر سیر حاصل تبصرہ کی اس مختصر میں گنجائش نہیں تاہم مختصر یہ سمجھئے کہ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اور انجمن کے قواعد و ضوابط کی ہر ایک شق کو باحسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعی کرتے رہے۔ تعلیم و تعلّم، درس و تدریس کی سطح پر دیکھئے تو آپ نے درج ذیل سکولوں میں بڑی مہارت سے تعلیم دی۔

- ــــ گورنمنٹ ہائی سکول (فرید کوٹ۔ ہندوستان)
- ــــ گورنمنٹ ہائی سکول موگا ضلع فیروزپور (ہندوستان)
- ــــ گورنمنٹ ہائی سکول تکتسر ضلع فیروزپور (ہندوستان)
- ــــ اسلامیہ ہائی سکول فیروزپور (ہندوستان)
- ــــ اسلامیہ ہائی سکول شیراں والا گیٹ لاہور
- ــــ مُسلم ہائی سکول راولپنڈی

★ اور اگر مسندِ خطابت پر جلوہ افروز دیکھتے ہیں تو یہ مقام نظروں کے سامنے آتے ہیں:۔ جامع مسجد فرید کوٹ ــــ جامع مسجد سرائی کلاں ضلع امرت سر ــــ جامع مسجد تکتسر ضلع فیروزپور ــــ جامع مسجد فیروزپور چھاؤنی وعید گاہ ــــ ان تمام مساجد میں

بغیر کسی وظیفہ لئے خدمات انجام دیں۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۴ء تک لاہور میں محکمہ پولیس میں امامت و خطابت کے منصب پر فائز رہے۔ کچھ عرصہ رینالہ خورد کی جامع مسجد میں خطابت فرمائی۔ ۱۹۵۵ء میں مسجد میاں جان محمد، لاہور صدر میں متعین ہوئے، اور یہاں علوم شرقیہ کی تدریس کا

کا اجرا فرمایا۔

۱۰ر جنوری ۱۹۶۷ء کو محکمہ اوقاف نے آپ کی خدمات حاصل کیں، تو ان جگہوں پر خطابت کے فرائض سنبھالے۔ جامع مسجد لگو منڈی، جامع مسجد آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ۔ مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی عارف والا —— ۸ر اگست ۱۹۷۸ء کو محکمہ سے آپ ریٹائرڈ ہوگئے۔

درس و تدریس کے شعبہ کو آپ نے جہاں جہاں پہنچے زینت بخشی، لاہور، ساہیوال میں منشی فاضل کی بھی کلاسیں جاری رکھیں ساہیوال میں انجمن اصلاح المسلمین قائم کی اور مدینہ مسجد کے نام سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔ ساتھ ہی ساتھ ایک دارالعلوم جامعہ حنفیہ کی نظامت و نگرانی فرماتے رہے۔ اکثر مقام پر مساجد و مدارس کی انتظامیہ سے آپ نے مشاہرہ وغیرہ نہیں لیا۔

اولاد امجاد

آپ کے پانچ صاحبزادے ہوئے جن میں مولانا عبدالحمید صاحب مولوی فاضل اور میاں عبدالعزیز صاحب انتقال فرماچکے ہیں۔ جبکہ تین صاحبزادے میاں عبدالحفیظ فاروقی۔ میاں عبدالحمید صاحب اور میاں عبدالرشید صاحب ساہیوال

---

[1] میاں عبدالعزیز صاحب ۱۹۶۳ء میں انتقال کر گئے۔ میاں عبدالحفیظ فاروقی بھی ۱۹۸۰ء میں انتقال کر گئے

بقید حیات ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کے مشن پر قائم رہنے کی توفیق ارزانی بخشے۔ آمین

وصال

حضرت مولانا علامہ محمد سعید صاحب شبلی نے پاک و ہند میں اپنی نہایت پُرعمل زندگی گزاری۔ حج و سعادت کی نعمت عظمیٰ کے بھی سرفراز ہوئے۔ اور انتہائی کامیابی سے مسلکِ حق اہل سنت وجماعت کی اشاعت میں لگے رہے۔ آخر وقت وصال آپہنچا اور آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے اپنی جان جانِ آفرین کے حضور ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء، ۷ر محرم الحرام ۱۴۰۳ء بوقت تہجد ۲ بج کر تیس منٹ پر پیش کردی

انا للہ وانا الیہ راجعون

حکیم اہل سنت محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ نے آپ کے وصال پر جو مادہ تاریخ نکالا وہ یہ ہے:-

ذی شان شبلی
۱۴۰۳ھ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ حضرت علامہ محمد سعید شبلی علیہ الرحمۃ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے روحانی وجسمانی پسماندگان کو اجر جزیل اور ہمیں ان کے نقوش مقدسہ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے

جناب اسد نظامی موسوی قلندر (جہانیاں) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے

کتب خانے سے ماہنامہ شریعت کے دس شمارے بغرض استفادہ دیئے
جزاہ اللہ تعالیٰ

محمد منشا تابش قصوری
خطیب جامع مسجد ظفریہ (مریدکے)





مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں — اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور نزدیک کے سُننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں — اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم — اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب — تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حدائق بخشش

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ قائم شدہ ۱۹۶۸ء) نوری مسجد بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور

— کے زیرِ اہتمام —

تعمیر کئے جانے والے دو عظیم الشان دینی مراکز

مسجدِ رضا ۞ مدرسہ ضیاء الاسلام

محمدی سٹریٹ ۞ محبوب روڈ ۞ چاہ میراں لاہور

مسجد رضا امام اہل سنت، مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مدرسہ ضیاء الاسلام اعلیٰ حضرت کے خلیفہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی یاد میں (۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲ء) قائم کئے گئے ہیں۔

مدرسہ ہٰذا میں قرآنِ مجید (حفظ و ناظرہ) کی تعلیم و تدریس کے علاوہ اہالیانِ شمالی لاہور کی سہولت کے لئے مرکزی مجلسِ رضا کے ذیلی دفتر کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

دعوت

مرکزی مجلس رضا لاہور (رجسٹرڈ) مجدد ملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دیگر اکابر اہل سنت کے مشن کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ اس سے بخوبی متعارف ہیں۔

آپ بھی مجلس کے وسیع تر پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مجلس کے ممبر بنیں۔

فارم رکنیت

مجلس کے دفتر سے طلب فرمائیں۔



یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدّد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بے مثال تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بیمثال تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور


ن رحمت پہ لاکھوں سلام
ع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام
فضائلِ درود وسلام
مولانا محمد سعید شبلی قادری حامدی مدظلہ
مرکزی مجلس رضا © لاہور